ماھنامہ

# انوارِ مدینہ

| جلد : ۱۸ | جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ / جون ۲۰۱۰ء | شمارہ : ٦ |
|---|---|---|

| سیّد محمود میاں | سیّد مسعود میاں |
|---|---|
| مدیر اعلیٰ | نائب مدیر |

| بدلِ اشتراک | ترسیلِ زر و رابطہ کے لیے |
|---|---|
| پاکستان فی پرچہ ۱۷ روپے.........سالانہ ۲۰۰ روپے | دفتر "انوارِ مدینہ" نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور |
| سعودی عرب، متحدہ عرب امارات.....سالانہ ۷۵ ریال | اکاؤنٹ نمبر انوارِ مدینہ MCB (0954) 7914-2 |
| بھارت، بنگلہ دیش ............ سالانہ ۲۰ امریکی ڈالر | فون نمبرات |
| برطانیہ، افریقہ ........................ سالانہ ۲۰ ڈالر | جامعہ مدنیہ جدید : 042 - 35330311 |
| امریکہ ................................ سالانہ ۲۵ ڈالر | خانقاہ حامدیہ : 042 - 35330310 |
| جامعہ مدنیہ جدید کا اِی میل ایڈریس | فون/فیکس : 042 - 37726702 |
| E-mail: jmj786_56@hotmail.com | رہائش "بیت الحمد" : 042 - 36152120 |
| fatwa_abdulwahid1@hotmail.com | موبائل : 0333 - 4249301 |

مولانا سیّد رشید میاں صاحب طابع و ناشر نے شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر
دفتر ماہنامہ "انوارِ مدینہ" نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور سے شائع کیا

## اس شمارے میں



| | | |
|---|---|---|
| حرفِ آغاز | | ۳ |
| درسِ حدیث | حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ | ۱۳ |
| ملفوظات شیخ الاسلامؒ | حضرت مولانا ابوالحسن صاحب بارہ بنکویؒ | ۱۸ |
| مدنیؒ فارمولا | حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ | ۲۱ |
| بیادحضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ | جناب پروفیسر میاں محمد اَفضل صاحب | ۳۳ |
| تربیتِ اَولاد | حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانویؒ | ۳۴ |
| حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا | حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحبؒ | ۳۸ |
| اِسلام کی اِنسانیت نوازی | حضرت مولانا مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری | ۴۴ |
| گلدستۂ احادیث | حضرت مولانا نعیم الدین صاحب | ۴۸ |
| آہ! مولانا خواجۂ خواجگانؒ | جناب مولانا محمد عابد صاحب | ۴۹ |
| دینی مسائل | | ۵۸ |
| اَخبارالجامعہ | محمد اِنعام اللہ، متعلم جامعہ مدنیہ جدید | ۶۲ |



آپ کی مدتِ خریداری ماہ.............................................ختم ہوگئی ہے

آئندہ رسالہ جاری رکھنے کے لیے مبلغ................روپے جلد اِرسال فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حرفِ آغاز

سیّد محمود میاں

**نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم اما بعد!**

خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین، عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے اَمیر، جمعیۃ علماء اِسلام کے سرپرست خواجۂ خواجگان حضرت اَقدس مولانا خان محمد صاحب قدس سرہ العزیز ۲۰ر جمادی الاولیٰ مطابق ۵ر مئی بروز بدھ کو طویل علالت کے بعد نوے برس کی عمر پاکر اِس دارِفانی سے رِحلت فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت خواجہ صاحب نور اللہ مرقدہ کی ذات جامع کمالات تھی موجودہ پرفتن دَور میں دَجالی قوتوں کے مدّ مقابل آپ کی قیادت میں اللہ تعالیٰ نے ایسی برکات عطا فرما رکھی تھیں کہ جن کے سائے تلے اہلِ حق سکینہ محسوس کرتے تھے اَور اہلِ باطل ہیبت زدہ رہتے تھے، ملک اَور بیرونِ ملک اہلِ حق کے اَکثر اِداروں کے آپ سرپرست تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جہاں آپ اَمیر تھے وہیں آپ جمعیۃ علماءِ اِسلام کے سر پرست اعلیٰ بھی تھے ملک کے سیاسی معاملات پر گہری نظر کے ساتھ ساتھ بصیرت سے بھر پور رائے بھی رکھتے تھے۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قدس سرہ العزیز کی وفات کے بعد جمعیۃ علماء اِسلام جب بہت بڑے بحران سے دوچار ہوئی تو ملک بھر کی تمام بڑی بڑی خانقاہوں کے بزرگوں نے جماعت کو اِس بحران سے نکالنے کے لیے یکجان ہوکر جماعت کی سر پرستی کرتے ہوئے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم العالی کی دستگیری کی اَور ہر دُشوارگزار موقع پر اُن کی حوصلہ اَفزائی بھی کرتے رہے اَور پرزور دفاع بھی۔ اِن بزرگوں میں سب سے بڑھ کر دو شخصیتوں والد ماجد شیخ المشائخ حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب اَمیر مرکزی جمعیۃ علماء اِسلام اَور شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اَقدس مولانا خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہما نے اِس سفینۂ نوح کو طوفان سے نکال کر پوری اُمت کے لیے اَیسا سنہری کارنامہ اَنجام دیا جو رہتی دُنیا یاد رکھا جائے گا۔ اِن ہر دو بزرگوں بلکہ تمام ہی بزرگوں کو اللہ تعالیٰ اہلِ حق کی جماعت کی اِس خدمت پر آخرت میں اپنے شایانِ شان اَجرِ عظیم عطاء فرمائے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لاکھوں سوگواروں کو یہ صدمہ برداشت کر کے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے اَور حضرتؒ کی برکات سے ہمیں محروم نہ فرمائے۔ اہلِ اِدارہ اِس موقع پر حضرتؒ کے سوگوار خاندان کی خدمت میں تعزیتِ مسنونہ پیش کرتے ہیں۔

اِس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بڑے حضرتؒ کے نام حضرت اقدسؒ کے چند یادگار تاریخی خطوط کے عکس شائع کر دیے جائیں جو یقیناً اُن سے محبت رکھنے والوں کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں گے۔

# حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے گرامی ناموں کا عکس

باسمہٖ تعالیٰ

بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ وَاِرْسَالِ التَّسْلِيْمَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ

فقیر ابو الخلیل خان محمد عفی عنہ

بگرامی خدمت حضرت مولانا العلام جناب سیّد حامد میاں صاحب مدظلہ العالی عرض گزار ہے کہ اِجلاس ختم ہونے کے بعد جب آپ حضرات سے رُخصت ہوا تو طبیعت بہت خراب تھی۔ اپنی قیام گاہ پر پہنچنے کے بعد بھی نیند نہ آئی۔ ۱۱ رمئی صبح کو نزلہ اَور سر درد کی شدت رہی اِسی حالت میں واپسی کا اِرادہ کرلیا۔ بایں وجہ پریس کانفرنس میں بھی شریک نہ ہوسکا، لاہور سے چلتے وقت بذریعہ فون عزیز مکرم رشید میاں سلمہ اللہ تعالیٰ سے بات ہوئی اَور شکریہ اَدا کیا اُنہوں نے عرضِ خدمت کیا ہوگا۔

یہ حقیر حضرت کی معاونت اَور سرپرستی کا بے حد ممنون ہے۔ اَور سوائے جَزَاكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ کے اِس احسانِ عظیم کے شکریہ سے عہدہ برآ ہونا ناممکن ہے۔

حضرت کی سرپرستی کی بدولت اِجلاس کامیاب اَور جماعت ایک اَور متحد ہوگئی، والحمد للہ علیٰ ذالک۔

دِلوں کی کیفیت یہ اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہیں بہت بہتر جانتے ہیں۔ بہرحال یہ حقیر بہت مسرور ہے کہ مخالفین کے عزائم کو ایک دفعہ پھر ناکامی ہوئی، اللہ تعالیٰ اِس مفاہمت کو مستقل بنادے اَور دینِ حق اِسلام کی خدمت و اِشاعت اَور صیانت کا ذریعہ بنادے اَور ہم سب کی لغزشوں کو معاف فرماکر اپنی رضامندی وخوشنودی سے سرفراز فرمائے، آمین۔

(جماعتی) اَخراجات کے سلسلہ میں اگر اِطلاع ہوجاوے تو ضرور اَدائیگی ہوگی اِنشاء اللہ تعالیٰ۔

ہم سب حضرت کی عنایتوں اَور شفقتوں کے ہمیشہ اُمیدوار رہیں گے اللہ تعالیٰ حضرت کو مع جمیع متعلقین کے دیر تک سلامت باکرامت رکھے، آمین۔ سب حضرات کی خدمت میں سلام مسنون۔

اُن دونوں پرچوں کی فوٹو کاپیاں ضرور اِرسال فرمادیں: ایک مولانا محمد عبید اللہ صاحب اَنور کے دستخط والا، ایک حضرت درخواستی کے اعلان والا۔

والسلام

اَز خانقاہِ سراجیہ ۷؍رجب ۱۴۰۱ھ

باسمہٖ تعالیٰ

بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوۃِ وَاِرْسَالِ التَّسْلِیْمَاتِ وَالتَّحِیَّاتِ

فقیر ابو الخلیل خان محمد عفی عنہ

بگرامی خدمت حضرت العلام مولانا سیّد محمد حامد میاں صاحب مدظلہ العالی!

عرض گزار ہے کہ ڈیرہ سے واپسی پر حضرت کا گرامی نامہ موصول ہوا حالات سے آگاہی ہوئی ڈیرہ کی کارروائی آنکھوں دیکھا حال رانا مبارک عرض کرے گا۔..................................

...........................................................................................

...........................................................................................

...........................................................................................

آپ کا جو بیان اخبار میں صلح کے متعلق آیا ہے وہ بہت موزوں ہے مولانا سیّد اَمیر حسین شاہ صاحب گیلانی کے گھر والوں کو آرام ہو تو اُن سے فرمائیں کہ وہ بہاولپور ڈویژن کے دَورہ کا اہتمام کریں اَور حضرت الامیر مدظلہ العالی کا دَورہ کروائیں، نہایت ضروری ہے۔

یہ فقیر آپ کی دُعاؤں کا محتاج ہے۔ پیشاب والی تکلیف بعض اَوقات پریشان کر دیتی ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، آمین۔

فقیر کی طرف سے حضراتِ صاحبزادگان سلّمہم اللہ تعالیٰ کو سلامِ مسنون۔

والسلام

اَز خانقاہِ سراجیہ

۷؍ جمادی الاوّل ۱۴۰۳ھ

باسمہٖ تعالٰی

بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ وَاِرْسَالِ التَّسْلِیْمَاتِ وَالتَّحِیَّاتِ

فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ

حضرت مولانا العلام سیّد محمد حامد میاں صاحب مدظلہ العالی!

عرض گزار ہے کہ رمضان المبارک سے پہلے اَسفار کی کثرت اَور مصروفیت رہی۔ رمضان المبارک میں کچھ معمولات ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے علاوہ دُوسری سب مصروفیتوں سے الگ ہونا پڑتا ہے۔ اِسی لیے خدمت میں کوئی عریضہ پیش نہ کرسکا۔ معذرت پیش ہے۔ ع

وَالْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ

رمضان المبارک کے بعد اللہ تعالیٰ شرفِ ملاقات سے مشرف فرماوے، آمین۔

اَب تو بغیر کسی وجہ کے ملنے کو جی چاہتا ہے۔ جماعتوں وغیرہ کے کام ہوتے اَور چلتے رہتے ہیں۔

اللہ کرے اَلطافِ کرم اَور زیادہ

فقیر کی طرف سے عزیزانِ مکرم کو سلام و دعوات۔

والسلام

دُعاگو و دُعاجو

فقیر خان محمد عفی عنہ

اَز خانقاہِ سراجیہ

۱۱؍رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

باسمہٖ تعالٰی

بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ وَاِرْسَالِ التَّسْلِيْمَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ

فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ

بگرامی حضرت مولانا سیّد محمد حامد میاں صاحب مدظلہم العالی!

عرض گزار ہے۔ گرامی نامہ موصول ہو کر باعثِ سرفرازی ہوا، یاد فرمائی کا بہت بہت شکریہ، جَزَاكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ .

موتیہ دونوں آنکھوں پر تھا دائیں آنکھ کا پہلا ۳۰/ اکتوبر اور بائیں آنکھ کا اَپریشن ۵/ نومبر کو ہوا۔ اَپریشن اچھے ہو گئے اَب احتیاطی دَور شروع ہے۔ کل جمعہ کو دوبارہ بہاولپور جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ بینائی کو بحال فرمائے، آمین۔

فقیر بھی آپ حضرات کی صحت و عافیت کے لیے دُعا گو ہے۔ فقیر کی طرف سے رشید میاں صاحب، محمود میاں صاحب، مسعود میاں صاحب سب کو سلام و دَعوات۔

والسلام

از خانقاہِ سراجیہ

۱۴۰۵/۲/۲۷ھ

مولای صل وسلم دائما ابدا درس حدیث علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

## ''توحید'' و ''رسالت'' کے متعلق تمام اَنبیاء کا موقف ایک ہے
## عاشوراء کے مبارک دِن میں حضرت حسینؓ کی شہادت
## یوم عاشوراء.........فرعون کی غرقابی کا دِن
## دُنیا کو ترقی کر کے جہاں تک جانا ہے وہ سب اَحکام حضرت محمد ﷺ کے ذریعے بتلا دیے گئے

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

( کیسٹ نمبر 62 سائیڈ A 1986 - 09 - 12 )

**الحمد للّٰہ رب العالمین والصلٰوۃ والسلام علٰی خیر خلقہٖ سیدنا و مولانا محمد وآلہ واصحابہٖ اجمعین اما بعد !**

جنابِ رسول اللہ ﷺ نے بتلائے ہیں اَوقات اَور مقامات جس میں ایسے مقامات کہ جہاں دُعاء قبول ہوتی ہے وہ بھی بتلائے اَور جو اُن مقامات تک نہیں پہنچ سکتا یا ہمیشہ نہیں رہ سکتا تو اُس کے لیے کیا چیز ہوگی اُس کے لیے رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اَوقات بتا دیے کہ اِن اَوقات میں یہ عبادت کی جائے تو اِتنا ثواب ہے اِن اَوقات میں دُعاء کی جائے تو قبول ہوگی تو اُن میں رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جو پسند فرمایا ہے وہ محرم کے روزوں کو بھی پسند فرمایا ہے۔

اَور ایسے ہوا تھا اِس کا واقعہ کہ جب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہجرت کر کے مدینہ منورہ

تشریف لائے تو وہاں دیکھا کہ یہودیوں نے محرم کا روزہ رکھا ہے دسویں تاریخ کا، رسول اللہ ﷺ نے اُن کو بُلا کر دریافت کیا کہ یہ کون سا روز ہے جس دِن تم روزہ رکھتے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ یہ ہمارے لیے ایک عظیم الشان دِن ہے یَوْمٌ عَظِیْمٌ اَور اُس کی وجہ یہ ہے اَنْجَی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَقَوْمَہٗ اُس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسٰی علیہ السلام کو اَور اُن کی قوم کو نجات دِلائی تھی اَور غَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَہٗ فرعون اَور اُس کی قوم کو ڈبو دیا غرق کر دیا تو حضرتِ موسٰی علیہ السلام نے شکر کے طور پر یہ روزہ رکھا تھا، اُس دن روزے سے ہوں یا اُس سے اَگلے سال سے روزہ رکھا ہو اُس دِن کا، بظاہر یہ ہے کہ اُس سے اَگلے سال سے اُس دن کا روزہ اُنہوں نے رکھا اَور یہ تاریخ چاند کی تاریخ سے اُنہوں نے لی کہ سال جو بنتا ہے اِس کا دن یہ آتا ہے تو یہ سال کون سا ہے عربی مہینوں سے جو سال بنتا ہے وہ ہے مراد، تو اِس واسطے ہم بھی اِسے قائم رکھے ہوئے ہیں کہ ہمارے نبی حضرتِ موسٰی علیہ السلام نے رکھا تھا تو ہم بھی یہ رکھتے چلے آرہے ہیں۔

تو جنابِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فَنَحْنُ اَحَقُّ وَ اَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنکُمْ [1] ہم زیادہ قریب ہیں زیادہ حقدار ہیں یعنی حق اُسی کا زیادہ ہوتا ہے جو قریب زیادہ ہو ہم زیادہ قریب ہیں بہ نسبت تمہارے حضرت موسٰی علیہ السلام سے، اِس واسطے رسول اللہ ﷺ نے بھی یہ روزہ رکھا۔

## یہودی صرف دعویدار ہیں جبکہ مسلمان عمل پیرا :

وہ تو حضرت موسٰی علیہ السلام کو ماننے کے دعویدار تھے فقط، اُن کی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں تھے لیکن مسلمان تو اُن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہے اُن کی تعلیم یہی تھی کہ جب نبی آخر الزمان علیہ الصلٰوۃ والسلام آئیں تو وہ جو اَحکام لائیں گے وہ ماننا۔

## ''توحید'' کے متعلق تمام اَنبیاء کا مؤقف ایک ہے :

باقی تو سب کی ایک ہی رہی ہے ''توحید'' کہ اللہ ایک ہے اَور جو نبی ہیں اُن سب پر جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں بالاجمال ایمان ہے ہمارا کہ سب سچے تھے تو یہ تعلیم شروع دِن سے چلی آرہی ہے تو اَنبیائے کرام سب کے سب اِس بارے میں یک زبان ہیں یک دل ہیں کہ اللہ ایک ہے اَور خدا کے ساتھ اُس کی صفات میں کوئی شامل و شریک نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی وَحدانیت اُس کے یکتا ہونے پر سب کا اِیمان چلا آرہا ہے۔

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۱۸۰

رسول اللہ ﷺ کو بھی فرمایا گیا کہ یہ جو گزرے ہیں اِبراہیم اَور زَکریا، یحیٰ، عیسٰی ، اِلیاس ، یونس اَور لوط وغیرہ وغیرہ اَنبیائے کرام علیہم السلام کے نام لیکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ ھَدٰھُمُ اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ یہی ہیں وہ لوگ کہ جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے تو اِن کی ہدایت کی پیروی کیجیے۔ تو ہدایت جو دی تھی وہ کیا تھی؟ وہ یہی تھی اَیسے ہی اِتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاھِیْمَ ، ابراہیم علیہ السلام کے مذہب کی پیروی کرو ملت کی پیروی کرو اُن کی ملت میں کیا چیز تھی جس کی پیروی اَب مقصود ہے، اَحکام تو تھے نہیں بہت تھوڑے اَحکام تھے صُحُفِ اِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی حضرت موسٰی علیہ السلام کے صحیفے توراۃ دی گئی اَحکام اُس میں سخت تھے مگر پورے نہیں تھے کچھ تھے جو تھے وہ سخت تھے، اِبراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند صحیفے تھے اُن میں اَحکام بہت تھوڑے تھے تو اُن کی تو پیروی کو نہیں فرمایا گیا اَحکام تو بہت زیادہ اَب دِیے گئے جن میں وہ سب شامل ہیں جو اُن کے تھے اَور جو لوگوں نے غلطیاں اُس میں بڑھادِی تھیں اِیجادات بڑھادی تھیں بدعات بڑھادی تھیں وہ اِسلام نے بتلادیں اَور ہٹادیں وہ سب، تو جس مذہب کی پیروی کا حکم مقصود ہے وہ تو ''توحید'' ہے اَور ''رسالت'' پر اِیمان ہے، یہ ہے ملتِ اِبراہیم۔

ایک جگہ اِرشاد ہے اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْ م بَعْدِہٖ ہم نے ایسے وحی کی ہے آپ پر جیسے نوح علیہ السلام پر کی اَور اُن کے بعد جو نبی اَور آئے وہ نبی کتنے ہیں کون سی قومیں ہیں اُن کو بتایا نہیں گیا مِنْھُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَیْکَ وَمِنْھُمْ مَنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَیْکَ کچھ تو اَیسے ہیں جنہیں ہم نے بیان کیا ہے کچھ اَیسے ہیں جو ہم نے نہیں بتلائے۔ قرآنِ پاک میں یہ آتا ہے وَعَادًا وَّثَمُوْدَ وَالَّذِیْنَ مِنْ م بَعْدِھِمْ عاد اَور ثمود اَور جو اُن کے بعد تھے لَا یَعْلَمُھُمْ اِلَّا اللّٰہُ اُن کو خدا کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں تاریخ میں اُن کے نام ہی نہیں ہیں پتہ ہی نہیں ہے قوموں کی قومیں ایسی ہیں تو اُن میں جو اَنبیائے کرام گزرے اُنہیں کوئی نہیں جانتا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْ م بَعْدِہٖ اَور جو اَنبیائے کرام اُن کے بعد گزرے اُن پر وحی ہم نے کی جیسے اُن پر کی ویسے تم پر بھی وحی کی تو سب کی وحی ایک توحید کے بارے میں اقرارِ رسالت تصدیقِ رسالت کے بارے میں۔

## دُنیا کو ترقی کرکے جہاں تک جانا ہے وہ سب اَحکام بتلادیے گئے ہیں :

اَحکام تو پہلے تھوڑے ہوا کرتے تھے بعد میں بڑھتے چلے گئے حتّٰی کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ کے

دَور میں علمی چیزیں بہت زیادہ آگئیں اِتنی کہ جہاں تک دُنیا کو ترقی ہو کر پہنچنا تھا اُتنی آگئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں ہم زیادہ حق رکھتے ہیں کہ اُن کی پیروی کریں یا اُن کو جس چیز سے خوشی ہوئی تھی اُس پر ہم خوش ہوں ہمیں زیادہ حق ہے تو پھر آپ نے روزہ رکھا۔

## پہلے پہل اَیامِ بیض اَور عاشوراء کے روزے فرض تھے :

اِسلام میں شروع شروع میں تو روزے فرض کیے گئے تھے ''ایامِ بیض'' کے ہر مہینے میں تین دن تیرہ چودہ پندرہ یہ فرض تھے، جب رمضان آگیا تو پھر یہ فرض منسوخ ہو گیا اَب جو چاہے وہ رکھے روزے ہر مہینے چاہے نہ رکھے، اُس طرح سے تیس روزے بن جاتے ہیں اَور ہر نیکی کا دس گنا بدلہ ہوتا ہے ہر مہینے میں تین روزے ہو گئے گویا مہینہ بھر روزہ ہو گیا اُس کا اللہ نے جو وعدہ فرمایا ہے اَجر کا وہ اِس حساب سے وعدہ فرمایا ہے کہ میں اِس طرح دُوں گا۔

ایسا بھی وقت گزرا ہے مدینہ منورہ آنے کے بعد کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دس محرم کا روزہ بھی فرض فرمایا تھا کہ یہ بھی رکھو یہ بھی واجب رہا ہے لیکن جب رمضان آگیا تو پھر یہ منسوخ ہو گیا اَب یہ سب روزے نفلی رہ گئے تو مَنْ شَاءَ صَامَہٗ جس کا دل چاہے وہ رکھ لے روزے۔ بہرحال ایک ایسا روزہ کہ جو فرض رہا ہو اَب اگرچہ فرض نہیں رہا لیکن اُسے مزید فضیلت تو حاصل ہے اَور روزوں کے اُوپر برتری حاصل ہے اُس کو اَجر کے حساب سے۔

## یہودیوں سے مشابہت نہیں ہونی چاہیے :

تو آقائے نامدار ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اَگر ہم آئندہ رکھیں گے روزے جس سال رسول اللہ ﷺ دُنیا سے رُخصت ہو گئے اُس میں فرمایا تھا کہ آئندہ سے اگر ہم روزے رکھیں گے تو اِس کے ساتھ ایک اَور ملالیں گے تاکہ یہودیوں کی عبادت سے ہماری عبادت میں فرق ہو جائے وہ رکھتے تھے ایک ہی دِن کا تو مسلمانوں کو فرمایا کہ وہ رکھیں دو دِن کا، نو دس یا دس گیارہ۔

## حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت اِس مبارک دِن میں ہوئی :

یہ دِن مبارک شمار ہوتا آیا حتّٰی کہ اِس میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا تو

اُس کے بعد سے پھر اِس دن کی دُوسرے تذکرے کی وجہ سے فضیلت ذہنوں سے ختم ہوگئی ورنہ حقیقۃً تو تھا جو آتا ہے حدیثوں میں وہ محض اِس کے تمام فضائل ہی فضائل ہیں۔

## اِس دن سُرمہ لگانا اَور اہلِ خانہ کے لیے اَچھا کھانا پکانا :

کچھ دواؤں کے طور پر بھی مفید سمجھا گیا ہے سرمہ لگانا، اِس میں کہتے ہیں کہ سرمہ لگائے اِس دن میں تو آنکھیں دُکھنے نہیں آتیں سال بھر محفوظ رہے گا آنکھوں کی بیماری سے، اِسی طرح سے جو اِس دِن کھانا وغیرہ بہتر پکائے اپنے گھر والوں ہی کے لیے تو اللہ تعالیٰ رِزق میں برکت عطاء فرماتے ہیں سال بھر اُس کی برکات چلتی رہیں گی یہ بہت آسان آسان عمل ہیں اَور ثواب بہت زیادہ ہے اِن میں فوائد بہت زیادہ ہیں۔ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اَوقات بتادیے طریقے بتادیے فوائد بتادیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمالِ صالحہ کی توفیق عطاء فرمائے اَور اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازے، آمین۔ اختتامی دُعا......................

# ختمِ بخاری شریف

اِنشاء اللہ ۲۷ /جون بروز اِتوار صبح ۹ /بجے جامعہ مدنیہ جدید میں ختمِ بخاری کے موقع پر آخری حدیث شریف کے بعد اِختتامی دُعا ہوگی اِس موقع پر بڑے جلسہ کا اِنعقاد نہیں ہوگا۔ حاضرین بغیر کسی دعوت کے اپنی خواہش کے مطابق شرکت فرما سکتے ہیں مشورہ میں یہی طے پایا ہے۔ (اِدارہ)

**الداعی الی الخیر**

سیّد محمود میاں غفرلہٗ و اَراکین و خدام جامعہ مدنیہ جدید

فون : 37726702 - 042 موبائل : 301 4249 - 0333

V فون : 6152120 - 042

نوٹ : خواتین زحمت نہ فرمائیں

# ملفوظات شیخ الاسلام

## حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

﴿ مرتب : حضرت مولانا ابوالحسن صاحب بارہ بنکوی رحمۃ اللہ علیہ ﴾

(۱۸) مدارِ بڑائی قبولیتِ خداوندی پر ہے نہ عمر پر، نہ علم پر، نہ عمل پر، ''پیا جس کو چاہیں سہاگن وہی ہے'' اگر اُس نے قبول کرلیا تو زہے قسمت ورنہ کچھ ٹھکانا نہیں، قبول کرے تو قِرَابَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ خطائیں اَور معاصی ایک دَم میں صاف ہوجائیں بلکہ حسنات بن جائیں، اُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ نہ قبول فرمائے تو جبالِ حسنات (نیکیوں کے پہاڑ) ذرہ سے بھی چھوٹے ہوجائیں، بے نیاز اَور بے پرواسَر کار ہے پھر کیا چارہ ہے کہ ہم اَپنے آپ کو بڑا سمجھیں۔

(۱۹) مولانا احمد علی صاحب بدر پوری دارُالعلوم دیوبند میں کئی سال رہے ہیں اَور تمام کتبِ درسیہ نہایت محنت اَور شوق سے پڑھی ہیں اِمتحانات میں نہایت اعلیٰ نمبر آئے، چال چلن نہایت عمدہ، سلوکِ طریقت میں پوری جدوجہد کرتے رہے، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت کامیاب ہوئے، طبیعت نہایت سلیم پائی ہے، قلب میں تقوی اَور اِخلاص ہے، ایسے سعید اَور قابل اَشخاص کم ہوتے ہیں۔

(۲۰) سفرِ حج میں اَوقات کو غنیمت سمجھنا چاہیے اَور جہاں تک ممکن ہو عبادات اَور ذکر کا خیال رکھنا چاہیے، مجالس اَور اِجتماعاتِ فضولیہ دُنیاویہ سے بچنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کی یاد جس قدر اَور جس پیرایہ میں ہو غنیمت بارِدہ ہے، اسمِ ذات (اللہ) زبان سے آہستہ آہستہ کرتے رہیں اَور اِس میں کوتاہی رَوا نہ رکھیں۔ مدینہ منورہ اَور اُس کے راستہ میں آتے جاتے دُرُود شریف اَور ذکر کی کثرت رکھیں، نماز میں جماعت کی پابندی کا لحاظ رکھیں، اِمام سے اِتنے قریب کھڑے ہوں کہ اِنتقالات دِکھلائی دیں اَور اُس کی وجہ سے آپ کے اِنتقالات ہوا کریں۔

(۲۱) محض لاؤڈ اسپیکر سے اِنتقالات عمل میں لانا ہماری سمجھ میں باوجود غور وخوض صحتِ صلوۃ کو مانع ہے، اِس کا اِعادہ ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ اِس بدعتِ سیّہ سے جلد اَز جلد مسلمانوں کو نجات دے، آمین۔

(۲۲) جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جن والدین کے تین بچے مر جائیں تو وہ بچے ماں باپ کے درمیان اَور دوزخ کے درمیان دِیوار بن جائیں گے، پھر دو بچوں کے لیے بھی یہی فرمایا، پھر ایک بچہ کے لیے بھی اَیسا ہی فرمایا۔

(۲۳) اِس گوشۂ نشینی میں بفضلہٖ تعالیٰ بہت خیرات ومبرات ہیں۔

(۲۴) صدر بازار دہلی متصل پُل بنگش زیر صدارت مولانا نورالدین صاحب جلسہ کیا گیا، اِس میں اہلِ محلّہ کی طرف سے اَیڈریس پیش کیا گیا اَور اُس میں میری ملّی اَور وطنی خدمات کو سراہا گیا جلسہ وعظ ونصیحت کا نہ تھا اَور نہ اِسلامی تعلیمات کے بیان کرنے کا، اِسی روز صبح کو مذہبی جلسہ ہو چکا تھا مولانا نورالدین صاحب نے تین یا چار برس میں ترجمہ قرآن شریف ختم کیا تھا اَور اُس کی خوشی میں جلسہ ہو چکا تھا، اِس میں مذہبی تقریر فضائلِ قرآن اَور اُس کی تعلیمات کے متعلق تقریبًا دو گھنٹہ ہو چکی تھی نیز جامع مسجد میں تبلیغ کے متعلق مذہبی وعظ اِس سے پہلے اِسی دِن ہو چکا تھا۔ شب کے جلسہ کے اعلان میں یہ طبع کیا جا چکا تھا کہ حسین احمد کو اَیڈریس پیش کیا جائے گا اَیڈریس کے جلسہ سے لیگیوں بالخصوص مولوی مظہرالدین صاحب اَور اُن کے ہمنواؤں میں اِنتہائی غصہ پھیلا ہوا تھا، کوشش کی جا رہی تھی کہ جلسہ کو درہم برہم کیا جائے جس کو اِحساس کر کے جنابِ صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں کہہ دیا تھا کہ اِس جلسہ میں کانگریس اَور مسلم لیگ کے متعلق کوئی تقریر نہ ہوگی۔

اِس کے بعد میں اَیڈریس کا جواب دینے کے لیے کھڑا ہوا (صدارتی تقریر کے بعد اَیڈریس پیش کیا گیا تھا) میں نے بعض ضروری مضامین کے بعد ملک کی حالت، بیرونی ممالک اَور غیر اقوام، نیز اَندرونِ ملک میں آزادی کا تمہیدی مضمون شروع کیا تو کہا کہ موجودہ زمانہ میں قومیں اَوطان سے بنتی ہیں، نسل یا مذہب سے نہیں بنتی ہیں۔ دیکھو! اِنگلستان میں بسنے والے سب ایک قوم شمار کیے جاتے ہیں حالانکہ اُن میں یہودی بھی ہیں نصرانی بھی، پروٹسٹنٹ بھی ہیں کیتھولک بھی، یہی حال امریکہ جاپان وغیرہ کا ہے الخ۔ جو لوگ جلسہ کو درہم برہم کرنے آئے تھے اُنہوں نے شور مچانا شروع کیا، میں اُس وقت نہ سمجھ سکا کہ شور کی وجہ کیا ہے؟

جلسہ جاری رکھنے والے لوگ اَور وہ چند آدمی جو شور وغوغا چاہتے تھے سوال جواب دیتے رہے اَور ''چپ ہو'' کے اِلفاظ سنائے دِیے، اَگلے روز ''الامان'' وغیرہ میں چھپا کہ حسین احمد نے تقریر میں کہا کہ قومیت وطن سے ہوتی ہے مذہب سے نہیں ہوتی، اَور اِس میں شور وغوغا ہوا، اِس کے بعد اِس میں اَور دیگر

اَخبارات میں سب وشتم چھاپا گیا۔ کلام کی اِبتداء اَور اِنتہا کو حذف کر دیا گیا اَور کوشش یہ کی گئی کہ عام مسلمانوں کو وَرغلایا جائے، میں اِس تحریک اور اِتہام کو دیکھ کر چپکا ہوگیا، اَور تقریر کا بڑا حصہ ''اَنصاری'' اَور ''تیج'' میں بھی چھپا مگر اِس کو کسی نے بھی نہیں لیا ''الامان'' اَور ''وحدت'' سے ''اِنقلاب'' اَور ''زمیندار'' وغیرہ نے لیا اَور اپنے اپنے دِلوں کی بھڑاس نکالی۔

۸ یا ۹ جنوری کے ''اَنصاری'' اَور ''تیج'' کو ملاحظہ فرمائیے، میں نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ مذہب و ملت کا دار ومدار وَطنیت پر ہے، یہ بالکل اِفتراء اَور دَجل ہے۔ ''احسان'' مورخہ ۳۱ رجنوری کے ص ۳ پر بھی میرا قول یہ نہیں بتایا گیا بلکہ یہ کہا گیا کہ قوم یا قومیت کی اساس وطن پر ہوتی ہے اگر چہ یہ بھی غلط ہے، مگر یہ بھی ضرور تسلیم کیا گیا ہے کہ ''مذہب وملت کا مدار وَطنیت پر ہونا'' میں نے نہیں کہا تھا۔

شملہ کی چوٹیوں اَور نئی دہلی سے تعلق رکھنے والے ایسے اِفتراء اَور اِتہام کا اِرتکاب کرتے ہی رہتے ہیں، اِس قسم کی تحریفیں اَور سب وشتم اِن کے فرائض منصبی میں سے ہیں ہی مگر سر اِقبال جیسے مہذب اَور متین شخص کا اِن کی صف میں آجانا ضرور تعجب خیز اَمر ہے۔

(۲۵) مولانا قدیر صاحب اَنبیٹھوی خلیفہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب رائپوریؒ کے عقدِ نکاح پر سنا جاتا ہے کہ لوگوں میں خلجان اَور اعتراضات و اِختلافات ہیں، اَور بعض اَحباب اِس اَمر کو مولانا کے تقدس اَور اِرشاد وطریقت کے منافی سمجھتے ہیں، اِس لیے میں اَحباب کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ عقدِ نکاح حسب ِتصریحات فقہاء ضروریاتِ بشریہ سے ہے جس سے اِنسان کسی عمر میں نہ مستغنی ہوسکتا ہے اَور نہ اِس سے کوئی مرتبہ باطنی یا ظاہری مانع ہے۔

(۲۶) حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز پکے حنفی سنی اَور طریقت میں چشتی، صابری، قدوسی، نظامی، نقشبندی، قادری، سہروردی تھے۔ قطبِ عالم حضرت حاجی اِمداد اللہ صاحب قدس سرہ العزیز کے نہایت محبوب خلیفہ رُاشد تھے۔ حضرت حاجی صاحب مہاجر مکیؒ نے اپنی کتاب تصوف ''ضیاء القلوب'' کے آخر میں نہایت زوردار اِلفاظ میں اِن کے مقاماتِ تصوف اَور علم کی بہت تعریف لکھی ہے۔

(۲۷) حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے دو ڈھائی ہزار اپنے شاگرد اَور خدام چھوڑے ہیں، اُن میں سے ایک میں بھی ہوں۔ ✿ ✿ ✿

علمی مضامین سلسلہ نمبر ۳۸ ، قسط : ۱

''الحامد ٹرسٹ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تا حال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر اِن کو شائع کر دیا جائے۔ اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد و اخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تا کہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔ (اِدارہ)

# مدنی رحؒ فارمولا

جس میں اَکابرین جمعیۃ علماءِ ہند پر ناسمجھ لوگوں کے اعتراضات کے جوابات تحریر کیے گئے ہیں جو روزنامہ ''جنگ لاہور'' میں اَشاعت پزیر ہوئے۔ (ناشر مرکزی دفتر نظام العلماء پاکستان لاہور)

گرمیِ ہنگامہ ہے تیری حسین احمد سے آج
جس سے ہے پرچم رواياتِ سلف کا سربلند
(مولانا ظفر علی خان مرحوم)

شعار اُس کا بزرگانِ سلف کا زہد و تقوی ہے
جہاد اُس کا نہیں پابند قید سبحہ گردانی
وہ جس کی خلوتِ شب کی بدولت اَب بھی تازہ ہے
گدازِ بوذر و عشقِ اُویس و سوزِ سلمانی
(مولانا محمد یحیٰی اعظمی)

مدنی فارمولے کے میرے اِس مضمون پر جو اِشکالات وَارد کیے گئے اُن کا جواب بھی میں نے لکھ کر بھیج دیا تھا جو روزنامہ ''جنگ لاہور'' ہی میں بہت دیر سے ۹؍جون ۸۴ء کو رنگین صفحات کے تیسرے صفحے پر شائع ہوا وہ بھی ہدیۂ قارئین ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میرا ایک مضمون سیٹھی صاحب کے جواب میں ۱۵؍دسمبر ۱۹۸۳ء سے جنگ میں بالاقساط شائع ہوا۔ اِس کے جواب میں محترم مسعود صاحب ایڈووکیٹ کا مضمون ۷؍جنوری ۱۹۸۴ء کے روزنامہ جنگ میں شائع ہوا ہے۔ گزشتہ چھتیس سال تک جوابی دلیل کو اَخبارات میں کبھی جگہ نہیں دی گئی یک طرفہ پروپیگنڈہ ہی چلتا رہا ہے۔ سیٹھی صاحب کے مضمون اَور مجیب صاحب شامی کے لکھنے پر کہ جواب دلیل سے ہونا چاہیے پہلی بار جمعیت کا فارمولا اَور دَلیل اَخبار میں چھپی اِس کے جواب میں مسعود صاحب نے مضمون لکھا تو اُس میں جذباتی رنگ کا غلبہ نظر آیا اُنہوں نے جذبات میں موضوع سے ہٹ کر اَور نئی بات چھیڑ دی وہ بھی بے اَصل ہے مگر یہاں ایک گروہ اُسے اپنے زور اَور دھاندلی سے لکھتا چلا آرہا ہے کہ حضرت مدنیؒ دو قومی نظریے کے مخالف تھے کیونکہ مسعود صاحب کا مضمون میرے مضمون کے جواب میں ہے اِس لیے میری یہ تحریر آپ کے سامنے آرہی ہے جو جواب الجواب ہے۔

اُن کی تحریر کے اِس حصّے سے ہمیں کامل اِتفاق ہے کہ اَیسے مضامین کی اشاعت جبکہ تقسیم کو اِتنا طویل عرصہ گزر چکا ہے لایعنی ہے اَور یہ پاکستان کے لیے مفید نہیں ہے اِس لیے ہم یہ کہتے ہیں کسی اَخبار کو اکابرِ اُمت پر کیچڑ اُچھالنے کی اجازت نہ ہونی چاہیے کوئی اَخبار اگر اِس بات کو خدمتِ اِسلام اَور خدمتِ پاکستان تصور کرتا ہے تو اُس کی اِس غلط فہمی کی اِصلاح کر دینی چاہیے اُسے چاہیے کہ وہ تہمت سازی اَور دُشنام طرازی کو تاریخی حقائق کا نام نہ دے ورنہ اِتنا تحمل اَور حوصلہ پیدا کرے کہ کم اَز کم تاریخی حقائق کسی دُوسرے بے کس کی زبان سے بھی سن لے وہ اگر جواب دے تو بُرا کیوں مانتے ہیں؟

خصوصًا جبکہ اُس کے جواب کا مقصد اپنے اَکابر کی صفائی اَور اُن کی نیک نیتی کا اِظہار ہو اُسے تاریخی حقیقت سمجھیں نہ کہ پاکستان کی مخالفت۔ کیا پاکستان اِتنا کمزور ہے کہ یک چشمی تاریخ بیان کی جائے تو قائم رہے گا اَور دُوسرا نظریہ اَور اُس کی دلیلیں سامنے آئیں تو خدانخواستہ اِس کے وجود کو خطرہ لاحق ہو جائے گا

ہم تو ایسا نہیں سمجھتے ہم تاریخ کے دونوں پہلو جانتے ہوئے بھی پاکستان کے اُن لوگوں سے زیادہ خیرخواہ وفادار اَور دُعاء گو ہیں جو اپنے آپ کو نظریۂ پاکستان کا حامی کہتے ہیں ہم اِسے مذہبی فریضہ جانتے ہیں ہم اِس پر اَز رُوئے حکمِ شرعی قائم ہیں۔

اِس لیے ہم نے بنگلہ دیش بننے کی مخالفت کی تھی اَور آج بھی ہمارے دِل اِس پر رنجیدہ ہیں جبکہ وہ لوگ جو قائدِ اعظم کے سپاہی ہونے کے مدعی تھے پاکستان توڑ کر بنگلہ دیش بنا رہے تھے کیونکہ اُن کے سامنے ایک مسلمانوں کے ملک کے توڑنے کے گناہ و اِدبار کا کوئی سوال ہی نہ تھا اُس وقت ہماری جماعت کی قیادت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اَور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہما کر رہے تھے۔

مفتی صاحبؒ نے شیخ مجیب مرحوم سے کہا تھا کہ ہمارے بزرگوں نے تقسیم کی مخالفت کی تھی لٰہذا ہم اَب تقسیم دَر تقسیم کی مخالفت کر رہے ہیں وہ فرماتے تھے کہ میں نے اُن سے ہاتھ جوڑ کر کہا ''خدا کے لیے ایسے مطالبات و جذبات سے باز آجاؤ'' لیکن یہ قائدِ اعظم کے نام لیوا مشرق میں تھے یا مغرب میں وہ سب کچھ کر کے رہے جو اُن کے دِل میں آیا۔

## نظریۂ پاکستان اَور علماء :

ہم تو یہ جانتے ہیں کہ نظریۂ پاکستان میں مسلمانوں کی اِقتصادیات اَور مذہب دونوں داخل ہیں اِس لیے ایک عالم سے زیادہ مکمل نظریۂ پاکستان کا محافظ کوئی اَور نہیں ہوسکتا ہم یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان حقیقی معنٰی میں پاکستان بن جائے کیونکہ یہاں آج تک اِتنا کام ہوا ہے کہ پاکستان کے مذہب کی تعیین کی گئی ہے کہ وہ اِسلام ہوگا اَور مسلک و قانون معین نہیں ہوا ہم چاہتے ہیں کہ وہ معین کیا جائے کہ حنفی ہوگا اَور ہمارا قانون اِسی فقہ پر مبنی ہوگا اَور شیعہ حضرات کے لیے فقہ جعفری پر مبنی قانون ہوگا اَور حنفی قانون ہی فوج میں نافذ ہوگا موجودہ سول لاء اَور مارشل لاء دونوں منسوخ کر دِیے جائیں گے نئے مسائل پیش آئیں گے تو اُن میں اِجتہاد ہوگا اَور عدالتیں آزاد اَور بالادست ہوں گی۔

مسعود صاحب نے اپنا تعارف کرایا ہمیں اُن کی قدر ہے (خدا ہم سے اَور اُن سے اپنے دین کی اور خدمت لے) اُنہوں نے قائداعظم کی تعریف کی وہ بھی بجا ...... مگر حضرت مدنیؒ دُوسرے طبقہ کے مکرم تھے اَور جنہوں نے اُنہیں قریب سے دیکھا ہے وہ اُن کے مداح ہیں اَور معتقد۔ اگر قائدِ اعظم دِلِ دردمند

رکھتے تھے تو وہ بھی دل دردمند رکھتے تھے اگر قائدِ اعظم کو مسلمانوں کی فلاح مطلوب تھی تو مولانا مدنی ؒ کو بھی اُمتِ مسلمہ کی فلاح مقصود تھی اُن کے قریب رہنے والے اُن کی دُعاءِ نیم شب بھی دردِ اُمت لکھتے ہیں۔ وہ اُمتِ مسلمہ کے لیے اِن درد بھرے الفاظ سے دُعا کیا کرتے تھے :

**کَرَمَکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ عَلَیَّ وَعَلٰی اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ**

اے اَکرم الاکرمین! تجھ سے اَپنے اُوپر اَور اُمتِ محمد ﷺ پر کرم کا سوالی ہوں کرم فرما

بقول جامی ؒ ۔

اِیں قدر مستم کہ از چشم شراب آید بروں
از دلِ پُر حسرتم دودِ کباب آید بروں
قطرہ در دلِ جانی بدریا اَفگنی
سینہ بریاں دل تپاں ماہی ز آب آید بروں

اگر قائداعظم کی تعریف جائز ہے تو مولانا مدنی ؒ کی تعریف کیوں جائز نہیں جبکہ وہ پاکستان کے تقریبًا ڈیڑھ ہزار مدارس کے اَساتذہ کے اُستاذ حدیث یا اُستاذ الاستاذ ہیں۔

---

محترم مسعود صاحب نے سوال کیا کہ ''مضمون میں کشمیر کی کٹوتی کس سلسلہ کی کڑی ہے۔''

☆ اِس کے جواب میں عرض ہے کہ اَگر اِن کا مقصد یہ ہے کہ کشمیر کے حصہ میں اَور آسام کے حصہ میں علامتی لکیریں کیوں نہیں ہیں تو یہ ہلکی اَور مدہم ہونے کی وجہ سے طباعت میں نہیں آسکیں اصل میں مسودہ میں جو ''جنگ'' کے دفتر میں محفوظ ہوگا موجود ہیں اَلبتہ دُوسرا نقشہ جو اَخبار میں طبع ہی نہیں ہوسکا وہ ہے جو علامہ عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات کا سرورق ہے اِس میں آدھا کشمیر پاکستان میں اَور آدھا ہندوستان میں دِکھایا گیا ہے ہم نے صرف نقل کیا ہے اِس کی وجہ اِس نقشہ کے طابع و ناشر حضرات ہی بتلاسکیں گے اَور یہ ایک طرح مسلم لیگ ہی کا فارمولا تھا کیونکہ علامہ عثمانی کا پیش کردہ ہے۔

ہمیں اِتنا معلوم ہے کہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے تو دسمبر ۱۹۴۵ء میں اَکابرینِ مسلم لیگ کو اِس طرف توجہ دِلائی تھی کہ وہ کشمیر کو اپنے مطالبہ میں شامل رکھیں اِسے کیوں بھول جاتے ہیں۔

وہ تحریر فرماتے ہیں :

''اِن تمام اقوال میں کشمیر کا کوئی تذکرہ موجود نہیں ہے مگر چوہدری رحمت علی صاحب بانی پاکستان نیشنل موومینٹ ۱۹۳۳ء میں کشمیر کو بھی اِس میں داخل فرماتے ہوئے پاکستان کی وجۂ تسمیہ میں حرفِ کاف کو کشمیر ہی میں سے لیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مسلم آبادی کی وہاں پر خصوصی اَور غیر معمولی اکثریت اِس کی مقتضی بھی ہے اگرچہ لیگی حضرات اِس سے ساکت یا مخالف معلوم ہوتے ہیں۔'' (پاکستان کیا ہے؟ حصہ دوم ص ۸، ناشر ناظم جمعیۃ علماءِ ہند مطبوعہ دِلی پرنٹنگ ورکس)

اِن کے فریقِ مخالف کو اِس کی بھول چوک پر متنبہ کرنا اُن کی للّٰہیت اَور اخلاص بمسلمین کی اعلیٰ مثال اَور مسعود صاحب کے تحریر کردہ اِس شعر کی مصداق ہے۔

اگر بینم کہ نابینا و چاہ اَست     اگر خاموش بنشینم گناہ اَست

ہندوستان کی تین بڑی جماعتوں جمعیۃ علماءِ ہند، کانگریس، اَور مسلم لیگ کی تجاویز اَور اُن کی تشریح ''توضیح تجاویز'' کے نام سے مولانا سیّد محمد میاں صاحب ناظم جمعیۃ علماءِ ہند نے مرتب کر کے اُسی دَور میں شائع کی تھیں۔ اُس میں وہ اُس وقت کی صوبائی حالت کے مطابق تحریر فرماتے ہیں :

''کیونکہ موجودہ تقسیم کے بموجب چار صوبوں میں اَور بشمول بلوچستان و کشمیر و آسام سات صوبوں میں وہ خود اَکثریت میں ہیں۔'' (توضیح تجاویز ص ۹)

کہنا یہ ہے کہ اِن حضرات نے کشمیر کا ذکر جا بجا کیا ہے۔ اَور حضرت مدنی ؒ نے باقاعدہ مسلم لیگ کو توجہ دِلائی ہے کہ وہ اِسے اپنے مطالبہ میں شامل کرنا نہ بھولے تاکہ اَگر تقسیم کا فارمولا منظور ہو تو بھی بہت بڑی مسلم مملکت وجود میں آئے مسلمانوں کا نفع ہو۔

مسعود صاحب لکھتے ہیں :

''تحریکِ پاکستان کے وقت بھی تاریخ خود کو دہرا رہی تھی جس بزرگ نے مسلم قوم کی دستگیری کی علماء کرام نے کفر کے فتوے داغنے شروع کر دیے۔''

☆ میں اِس کا جواب نہیں بلکہ اِس کی وضاحت کرنی ضروری سمجھتا ہوں کہ اَکابر جمعیۃ علماءِ ہند نے ایسا نہیں کیا وہ اَور لوگ ہیں جنہوں نے علامہ اِقبال اَور قائداعظم کو حتی کہ مسلم لیگ میں شرکت کرنے والے

کو بھی کافر کہہ ڈالا تھا۔

مسعود صاحب نے لکھا ہے کہ :

''کسی عالمِ دین کے سیاسی مسلک سے اِنحراف کفر و اِلحاد نہیں۔''

☆ یہ تو ٹھیک ہے مگر میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کسی عالم کی مخالفت میں اِس پر تہمتیں لگانا بے تحقیق کسی عالم یا کسی بھی مسلمان کو حرام خور سود خور کہنا اَور بے سبب اَیسے بیانات جاری کرنا کیا یہ بھی رَوا ہے؟ اگر یہ رَوا ہے تو ہمیں بھی اجازت ہونی چاہیے کہ ہم بھی کسی کے بارے میں باثبوت اِسی قسم کی باتیں پیش کردیں۔

جناب مسعود صاحب لکھتے ہیں :

''مولانا حسین احمد مدنی نے جس وقت یہ فرمایا تھا کہ قومیں اَوطان سے بنتی ہیں علامہ اقبال نے فوراً کہا تھا عجم ہنوز نداند الخ''

☆ اِس کے جواب میں عرض ہے کہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ جملہ فرمایا ہی نہیں، نہ وہ اِس کے قائل تھے۔

پروفیسر یوسف سلیم چشتی [1] جنہیں قائداعظم نے ایک دفعہ آسٹریلین مسجد (لاہور) میں اپنی جگہ طلباء سے خطاب کرنے کا شرف بھی بخشا تھا اَور اُنہیں مصورِ پاکستان علامہ اِقبال کے شارح کلام ہونے کا وہ درجہ حاصل ہے جو کسی دُوسرے کو نہیں۔ وہ علامہ کے اِختلاف کا پورا قصہ یوں تحریر فرماتے ہیں :

''۸؍جنوری ۱۹۳۸ء کی شب میں حضرت مولانا مدنی نے صدر بازار دہلی متصل پل بنگش ایک جلسہ میں ایک تقریر فرمائی جس کا بڑا حصہ ۹؍جنوری کے ''تیج'' اَور ''اَنصاری'' دہلی میں شائع ہوا، چندروز کے بعد ''الامان'' اَور ''وحدت'' دہلی نے اِس تقریر کو قطع و برید کے بعد اپنے صفحات میں جگہ دی، اِن پرچوں سے ''زمیندار'' اَور ''اِنقلاب'' لاہور نے اِس تقریر کو نقل کیا اَور یہ جملے حضرت اَقدس کی طرف منسوب کردیے کہ حسین احمد دیوبندی نے مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا ہے کہ چونکہ اِس زمانے میں قومیں وطن سے بنتی ہیں مذہب

---

[1] واضح رہے کہ پروفیسر یوسف سلیم صاحب چشتی نے حضرت اقدسؒ جو کہ صاحبِ مضمون ہیں، کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کر رکھا تھا۔ (ادارہ)

سے نہیں بنتیں اِس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ بھی اپنی قومیت کی بنیاد وطن کو بنائیں اوکما قال۔

جب یہ اَخباری اطلاع علامہ اقبال کے کان میں پڑی تو اُنہوں نے حضرت اَقدس سے اِستفسار یا تحقیق کیے بغیر یہ تین اَشعار سپردِ قلم کردیے۔ عجم ہنوز نداند الخ۔ اِن اشعار کی بناء پر ہندوستان کے علمی اَور دینی حلقوں میں ایک ہنگامہ برپا ہوگیا جس کی تفصیل اُس زمانہ کے روزانہ اَور ہفتہ وار اَخباروں سے معلوم ہوسکتی ہے۔ خوش قسمتی سے ایک دَردمند مسلمان جنہوں نے مصلحتاً ''طالوت'' کا نام اِختیار کرلیا تھا حقیقتِ حال دریافت کرنے کیلیے حضرت مدنی کی خدمت میں ایک خط لکھا جس کے جواب میں حضرت موصوف نے ایک خط اُنہیں لکھا پھر طالوت صاحب نے حضرت مدنی کے اِس خط کے اقتباس ایک مکتوب میں علامہ اقبال کی خدمت میں لکھ کر بھیجے۔'' (اقبال کے ممدوح علماء ص ۷۹)

(اَور مکمل خط وکتابت کے لیے ملاحظہ ہو: اقبال کے ممدوح علماء ص ۸۰ تا ۸۵)

غرض اِس خط وکتابت کے نتیجہ میں روز نامہ ''احسان'' لاہور میں حضرت مدنی کا بیان اَور علامہ اقبال کا تردیدی بیان شائع ہوگیا۔

(روز نامہ احسان لاہور مؤرخہ ۲۸ / مارچ ۱۹۳۸ء)

''میں نے مسلمانوں کو وطنی قومیت اختیار کرنے کا مشورہ نہیں دیا۔ (حضرت مدنی کا بیان)۔

مجھے اِس اعتراف کے بعد اُن پر اعتراض کرنے کا کوئی حق باقی نہیں رہتا۔ (علامہ اقبال کا مکتوب)۔

جناب ایڈیٹر صاحب ''احسان'' لاہور السلام علیکم!

میں نے جو تبصرہ مولانا حسین احمد صاحب کے بیان پر شائع کیا ہے اَور جو آپ کے اَخبار میں شائع ہوچکا ہے اُس میں میں نے اِس اَمر کی تصریح کردی تھی کہ اگر مولانا کا یہ اِرشاد ''زمانۂ حال میں قومیں اَوطان سے بنتی ہیں'' محض برسبیل تذکرہ ہے تو مجھے اِس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اَور اگر مولانا نے مسلمانانِ ہند کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ جدید نظریۂ قومیت کا اِختیار کرلیں تو دینی پہلو سے مجھے اِس پر اعتراض ہے مولوی صاحب کے اِس

بیان میں جو اخبار اَنصاری میں شائع ہوا ہے مندرجہ ذیل الفاظ ہیں :

''لٰہذا ضرورت ہے کہ تمام باشندگانِ ملک کو منظّم کیا جائے اَور اُن کو ایک ہی رشتہ میں منسلک کر کے کامیابی کے میدان میں گامزن بنایا جائے۔ ہندوستان کے مختلف عناصر اَور متفرق ملل کے لیے کوئی رشتہ اتحاد بجز قومیت اَور کوئی رشتہ نہیں جس کی اَساس محض یہی ہوسکتی ہے۔''

اِن الفاظ سے تو میں نے یہی سمجھا کہ مولوی صاحب نے مسلمانانِ ہند کو مشورہ دیا ہے اِسی بناء پر میں نے وہ مضمون لکھا جو اَخبار ''احسان'' میں شائع ہوا ہے لیکن بعد میں مولوی صاحب کا ایک خط طالوت صاحب کے نام آیا جس کی ایک نقل اُنہوں نے مجھ کو بھی اِرسال کی ہے اِس خط میں مولانا اِرشاد فرماتے ہیں :

''میرے محترم سر صاحب کا اِرشاد ہے کہ اگر بیان واقعی مقصود تھا تو اِس میں کوئی کلام نہیں ہے اَور اگر مشورہ مقصود ہے تو وہ خلافِ دیانت ہے۔''

اِس لیے میں خیال کرتا ہوں کہ پھر الفاظ پر غور کیا جائے اَور اِس کے ساتھ ساتھ تقریر کے لاحق و سابق پر نظر ڈالی جائے۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ موجودہ زمانہ میں قومیں اَوطان سے بنتی ہیں یہ اِس زمانہ کی جاری ہونے والی نظریت اَور ذہنیت کی خبر ہے یہاں یہ نہیں کہا گیا کہ ہم کو اَیسا کرنا چاہیے یہ خبر ہے اِنشاء نہیں ہے کسی ناقل نے مشورہ کو ذکر بھی نہیں کیا پھر اِس کو مشورہ قرار دینا کس قدر غلطی ہے۔''

خط کے مندرجۂ بالا اِقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ مولانا اِس بات سے صاف اِنکار کرتے ہیں کہ اُنہوں ے مسلمانانِ ہند کو جدید نظریہ قومیت اِختیار کرنے کا مشورہ دیا لٰہذا میں اِس بات کا اعلان ضروری سمجھتا ہوں کہ مجھ کو مولانا کے اِس اعتراف کے بعد کسی قسم کا کوئی حق اعتراض کرنے کا نہیں رہتا۔ میں مولانا کے اُن عقیدت مندوں کے جوش عقیدت کی قدر کرتا ہوں جنہوں نے ایک دینی اَمر کی توضیح کے صلے میں پرائیویٹ خطوط اَور پبلک تحریروں میں گالیاں دیں خدائے تعالیٰ اُن کو مولانا کی صحبت سے زیادہ مستفید

فرمائے نیز اُن کو یقین دِلاتا ہوں کہ مولانا کی حمیتِ دینی کے احترام میں میں اُن کے کسی عقیدت مند سے پیچھے نہیں ہوں''۔

محمد اِقبال

(اقبال کے ممدوح علماء مصنفہ قاضی اَفضل حق قریشی ص ۸۶، ۸۷)

نیز یہی مضمون ملاحظہ ہو اِسی کتاب میں ص ۸۹ بحوالہ اَنوارِ اِقبال، اِقبال ریویو اَور سرگزشتِ اِقبال۔ اَور ڈاکٹر محمد اقبال کی چند تنقیدات و ترجیعات کے زیرِ عنوان ص ۱۲۱ کتاب مذکور۔

۲۸/ مارچ کو علامہ اقبال کا تردیدی بیان شائع ہوا ہے اَور ۲۱/اپریل کو اُن کی وفات ہوگئی وہ علیل تھے اِس لیے وہ اپنی یہ بات جو سید نذیر نیازی مرحوم سے فرمائی تھی پوری نہ کرسکے کہ :

''وہ صاف صاف فرمادیں کہ اِسلام کی رُو سے وطن بنائے قومیت نہیں وہ اَیسا کریں تو ہم اُن کی جراَتِ اِیمانی کے اعتراف میں تین کے بجائے چھ شعر کہہ دیں گے۔

(اقبال کے حضور ص ۱۶۶)

علامہ اقبال مرحوم کے رجوع کا واقعہ عبدالمجید سالک نے ''ذکرِ اِقبال'' میں ص ۲۱۷ پر اَور ایم۔ایس ناز نے اِس سے بہت زیادہ تفصیل سے ''حیاتِ اِقبال'' میں ترجیعات کے زیرِ عنوان ص ۱۲۲ پر دیا ہے۔ مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب سواتی مقیم آمبور جنوبی ہند لکھتے ہیں :

''حضرت مولانا مدنی کا اَخبارات میں بیان اَور اِقبال احمد صاحب سہیل ۱؎ کی متذکرہ بالا نظم جب ڈاکٹر اِقبال صاحب کی نظر سے گزری تو فورًا اَخبار مدینہ بجنور مورخہ ۲۵/ مارچ ۱۹۳۸ء میں مضمون شائع کرادیا کہ واقعی مجھ سے غلطی ہوئی ہے مجھے غلط خبر پہنچی تھی جس کی وجہ سے میں نے برافروختہ ہو کر اُن پر سخت تنقید کی اَب اصل حقیقت مجھ پر منکشف ہوگئی ہے اِس لیے میں مولانا مدنی سے خواستگارِ معافی ہوں اُمید ہے کہ مولانا صاحب مجھے معاف فرمائیں گے۔''

---

۱؎ اِن کی پوری نظم تکملہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

''ڈاکٹر اِقبال صاحب نے تو معافی مانگ لی لیکن لوگوں نے اُن کے کلیات سے قطعہ خارج نہیں کیا اَصل بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا معافی نامہ ۲۵ / مارچ ۱۹۳۸ء کو شائع ہوا تھا اَور اُن کا اِنتقال ۲۰ / اپریل ۱۹۳۸ء کو ہوا اَگر زیادہ دِن تک زندہ رہتے تو یقین ہے کہ وہ خود قطعہ کو کلیات سے خارج کردیتے۔''

(اِقبال کے ممدوح علماء ص ۱۲۳)

علامہ اِقبال سہیل کی یہ بلند پایہ نظم بیس اَشعار پر مشتمل ہے اِس کے چند اَشعار یہ ہیں :

بلند تر بود از قوم رُتبۂ ملت
که حَبلِ دین قوی تر ز رشتۂ نسبی است

مگر به هموطناں در جهادِ اِستخلاص
مجاہدانه تعاون ز روئے حق طلبی ست

محبت وطن ست از شعائر ایماں
ہمیں حدیث پیمبر فدیتۂ بابی ست

بگیر راه حسین احمد ار خدا خواہی
که نائب ست نبی را و ہم ز آلِ نبی ست

اِس کے بعد حضرت مدنی نے ایک تالیف بھی شائع کی جس میں اِس خلافِ اِسلام نظریہ قومیت کی نفی فرمائی اِس کا نام ''متحدہ قومیت اَور اِسلام'' ہے۔ پھر اِسی نام سے اِسی مضمون کا رسالہ مولانا حفظ الرحمٰن صاحب جنرل سیکریٹری جمعیۃ علماءِ ہند نے تحریر فرمایا جسے ناظم بستانِ اَدب دیوبند نے شائع کیا۔ اِس کا مقدمہ مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی نے لکھا ہے جو علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی کے سگے بھتیجے ہیں اُنہوں نے حضرت مدنی کے خطبۂ صدارت اِجلاس جونپور کے حوالہ سے ص ۴ پر لکھا ہے :

''یورپین لوگ قومیت متحدہ کے جو معنٰی مراد لیتے ہیں اَور جو کانگریسی اشخاص اِنفرادی طور پر معانی بیان کرتے ہوں اُن سے یقیناً جمعیۃ علماء بیزار اَور تبری کرنے والی ہے۔''

(خطبۂ صدارت اِجلاس جمعیۃ علماءِ ہند جونپور ص ۴۵۔۴۶)

یہی مضمون مولانا سیّد محمد میاں صاحب ناظم جمعیۃ علماءِ ہند نے اپنے رسالہ ''پاکستان کیا ہے'' میں نقل کیا ہے۔ حصہ دوم ص ۴۰ مطبوعہ دِلی پرنٹنگ ورکس دہلی۔

علامہ اِقبال سہیل کی طرح حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانیؒ [۱] نے اَشعار میں اَور مولانا سیّد سلیمان ندویؒ نے ایک مضمون میں حضرت مدنی کے مؤقف کی وضاحت اَور تائید کی ہے۔ سید صاحب کا مضمون اُس دور میں اَخبار ''الجمعیۃ'' میں شائع ہوا تھا اُن کا بھی جمعیۃ علماءِ ہند سے تعلق تھا، ۱۹۲۶ء کے سالانہ اِجلاس جمعیۃ کی صدارت اُن ہی نے فرمائی تھی جو کلکتہ میں ہوا تھا۔

جناب جسٹس جاوید اِقبال صاحب [۲] سے گزارش :

ان تصریحات کے بعد جناب جسٹس سے میری گزارش ہے کہ وہ ''عجم ہنوز نداند الخ'' کے اَشعار کو علامہ اقبال مرحوم کے مجموعۂ کلام سے حذف کرا کے ممنون فرمائیں اَور محترم مسعود صاحب جیسے حضرات سے عرض ہے کہ وہ اِس مشہور عوام غلطی کو اپنے اَذہان سے محو فرمادیں تاکہ حضرت مدنی پر غلط اِلزام کی جواب دہی سے خدا کے یہاں بچیں رہیں جس طرح خود علامہ نے ع

چہ بے خبر ز مقامِ محمدؐ عربی اَست

میں جنابِ رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی قومیتِ عرب کا ذکر فرمایا ہے اَور جس طرح اُنہوں نے بچہ کی دُعا میں جو اسکولوں میں رائج ہے وطن کا ذکر فرمایا ہے ؎

ہو مرے دم سے یوں ہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

اَور رائج الوقت ترانہ ہے ؎

اے وطن میرے وطن پیارے وطن

وغیرہ۔

بس اِسی قدر وَطنیت کے حضرت مدنی بھی قائل تھے۔ رحمۃ اللّٰہ علیہم

---

[۱] اِن کے اَشعار مع شرح تکملہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ [۲] ڈاکٹر اِقبال صاحب مرحوم ومغفور کے صاحبزادے

مسعود صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ :

''(قرارداد کے) بہتر یا بدتر کا سوال نہیں یہ تحریکِ پاکستان کی نفی تھی ہم تقسیم چاہتے تھے اِن کا مطالبہ متحدہ ہندوستان تھا جو اِنڈین نیشنل کانگریس کا مطالبہ تھا۔''

☆ اِس کا جواب یہ ہے کہ یہی تو نقطۂ نظر کا فرق ہے آپ فقط تقسیم پر نظر رکھتے تھے اَور جمعیۃ اِس پر نظر رکھتی تھی کہ ہندوستان میں رہ جانے والے مسلم اَقلیت والے صوبوں سمیت تمام مسلمانوں کے لیے زیادہ مفید کون سی صورت ہوسکتی ہے اُس وقت بحث ہی یہ تھی۔ اَور جمعیۃ کا موقف یہ تھا کہ صوبائی وسیع غیر مصدقہ تمام اِختیارات کا فارمولا بہتر ہے۔ اَور آپ حضرات تو وہاں کی مسلم اَقلیت کے مراسم تجہیز و تکفین تک اَدا کر کے پاکستان بنانے کے لیے تیار تھے۔ یہ سب جانتے ہیں اِس لیے ہم صرف اِتنا کہنا چاہتے ہیں کہ اِن حضرات کے لیے بدنیت بددیانت کانگریس سے سود کا پیسہ کھانے والے وغیرہ کہہ کر اپنی عاقبت برباد نہ کریں کیونکہ وہ مخلص تھے اَور اُن کا نقطۂ نظر اَور تھا۔

میرے مضمون کا داعیہ یہی ہے (اَور کوئی مقصد نہ لیجیے) کیونکہ مطالبہ یہ تھا کہ دلیل سے اُن کا مؤقف بیان کیا جائے اِس لیے لکھنا ضروری ہوگیا۔ (جاری ہے)

## جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(۱) زیرِ تعمیر مسجد حامدؒ کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے مجوزہ دَارالاقامہ (ہوسٹل) اور درسگاہیں

(۳) اَساتذہ اور عملہ کے لیے رہائش گاہیں

(۴) کتب خانہ اور کتابیں

(۵) زیرِ تعمیر پانی کی ٹنکی کی تکمیل

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اَجر ہے۔

# بیادِ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

﴿ جناب پروفیسر میاں محمد افضل صاحب، ساہیوال ﴾

✿ ✿ ✿

چل دِیے ہیں جانبِ خلدِ بریں　　خان محمدؒ سرگروہِ سالکیں
اُن کی فرقت میں ہوئے ہیں اَشکبار　　آسماں ساتوں ، ہماری یہ زمیں
دِل مرا مغموم ہے مہجور ہے　　اہلِ دل سب اُن کے جانے پر حزیں
علم کے پیکر ، عمل میں بے مثال　　ایسی جامع ہستی اَب ملتی نہیں
مشن تھا ختم نبوت کا دِفاع　　عظمتِ اصحابؓ کے تھے وہ اَمیں
زندگی جُہدِ مسلسل آپؒ کی　　آپؒ کا مقصد ، فقط اِحیاءِ دیں
آپؒ کے فیضِ نظر سے ہو گئے　　کتنے بندے صاحبِ دل ذُوالیقیں
آپؒ نے تو پا لیا اعلیٰ مقام　　آپؒ آخر ہو گئے جنت مکیں
رو رہے میرے خواجہؒ سب تمہیں　　یاد کر کے ، راہیِ خلدِ بریں
اَب خدایا! اُن کے جو اَخلاف ہیں　　لے لے اُن سے خدمتِ دینِ متیں
وارثانِ خواجہؒ کو رکھ متحد　　پھر بنا دے اُن کو سچا جانشیں
افضلؔ خستہ بہت ناشاد ہے　　چھپ گیا ہے اُس کا بھی مرشدؒ[1] کہیں

---

[1] میرے شیخِ طریقت سیّد نفیس الحسینی شاہ صاحبؒ مراد ہیں۔

قسط : ۱۷

# تربیتِ اَولاد

﴿ اَز افادات : حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ ﴾

زیرِ نظر رسالہ ''تربیتِ اولاد'' حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے افادات کا مرتب مجموعہ ہے جس میں عقل و نقل اور تجربہ کی روشنی میں اَولاد کے ہونے ، نہ ہونے ، ہوکر مرجانے اور حالتِ حمل اور پیدائش سے لے کر زمانۂ بلوغ تک رُوحانی وجسمانی تعلیم وتربیت کے اِسلامی طریقے اور شرعی احکام بتلائے گئے ہیں۔ پیدائش کے بعد پیش آنے والے معاملات ، عقیقہ، ختنہ وغیرہ اُمور تفصیل کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں، مرد عورت کے لیے ماں باپ بننے سے پہلے اور اُس کے بعد اِس کا مطالعہ اولاد کی صحیح رہنمائی کے لیے انشاء اللہ مفید ہوگا۔ اِس کے مطابق عمل کرنے سے اَولاد نہ صرف دُنیا میں آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی بلکہ ذخیرۂ آخرت بھی ثابت ہوگی اِنشاء اللہ۔ اللہ پاک زائد سے زائد مسلمانوں کو اِس سے استفادہ کی توفیق نصیب فرمائے۔

## اَولاد کو نیک بنانے کی پہلی منزل

### بچے پر ماں کے اَخلاق وعادات کا اَثر :

بچے اَکثر ماؤں کی گود میں پلتے ہیں جو مرد ہونے ہیں اَور اُن پر ماؤں کے اَخلاق وعادات کا بڑا اَثر ہوتا ہے حتّٰی کہ حکماء کا قول ہے کہ جس عمر میں بچہ عقل ہیولانی کے درجہ سے نکل جاتا ہے تو وہ اُس وقت بات نہ کرسکے مگر اُس کے دماغ میں ہر بات اَور ہر فعل نقش (جم) ہوجاتا ہے اِس لیے اُس کے سامنے کوئی بات بھی بے جا اَور نازیبا نہیں کرنی چاہیے بلکہ بعض حکماء نے یہ لکھا ہے کہ بچہ جس وقت ماں کے پیٹ میں جنین کی حالت میں ہوتا ہے اُس وقت بھی ماں کے اَفعال کا اَثر پڑتا ہے اِس لیے حکماءِ الٰہی نے یہ کہا ہے کہ ماں کو لازم ہے کہ حمل کے زمانے میں نہایت تقویٰ وطہارت سے رہے کیونکہ حمل کی حالت میں بھی اُس کے اَفعال کا اَثر جنین (بچہ) پر ہوتا ہے۔

## ایک حکایت :

اِس کے متعلق ایک حکایت سنی ہے گو کتابی نہیں ہے لیکن سمجھانے کے واسطے اِس کو بطورِ مثال کے بیان کرتا ہوں وہ یہ کہ ایک مرد وعورت بہت نیک تھے مگر اُن کے بچہ نہ ہوتا تھا بڑی دُعاؤں اَور اُمیدوں کے بعد حمل ٹھہرا اَور بچہ کی اُمید ہوئی تو دونوں نے عہد کیا کہ دونوں زمانۂ حمل میں احتیاط اَور تقوی سے رہیں گے، مرد نے بھی بہت احتیاط کی تاکہ اُس کے اَفعال کا اَثر عورت پر نہ پڑے اَور اُس عورت کا اَثر جنین (بچہ) پر نہ پڑے چنانچہ بڑی احتیاط کے بعد بچہ پیدا ہوا اَور اُس میں نیک وصلاح کے آثار ظاہر تھے جیسے جیسے بڑھتا گیا نیکی کے آثار نمایاں ہوتے گئے۔

ایک مرتبہ وہ ہوشیار ہو کر باپ کے ساتھ بازار جارہا تھا کہ ایک کنجڑے کے ٹوکرے میں سے ایک بیر اُٹھا کر کھالیا مرد کو حیرت ہوئی کہ یہ بات اِس میں کہاں سے آئی گھر آکر بیوی سے پوچھا کہ بتلاؤ کہ اِس میں یہ عیب کہاں سے آیا؟ معلوم ہوتا ہے کہ تو نے حمل کے زمانہ میں کسی کی چوری کی ہے۔ عورت نے کہا کہ میں سوچ کر بتلاؤں گی پھر سوچ کر بتلایا کہ ہمارے پڑوسی کی بیری کی ایک شاخ ہمارے گھر میں لٹک رہی ہے اُس میں سے بیر توڑ کر میں نے کھالیا تھا کیونکہ میں نے غلطی سے اِس کو چوری نہیں سمجھا۔

جب جنین (ماں کے پیٹ میں بچہ) پر ہماری حرکتوں کا اَثر ہوتا ہے تو ہوشیار بچوں کی طبیعت پر کیوں نہ اَثر ہوگا گو وہ بات نہ کر سکتے ہوں مگر اَثر بات کا لیتے ہیں اِس واسطے اَولاد کی اِصلاح کے لیے عورتوں کی تعلیم کا اہتمام نہایت ضروری ہے۔ (التبلیغ وعظ الاستماع والاتباع)

پس اَولاد کے نیک ہونے کے لیے پہلا درجہ تو یہ ہے کہ والدین خود نیک بنیں۔

## اَولاد کو نیک بنانے کا دُوسرا درجہ :

دُوسرا درجہ یہ ہے کہ پیدا ہونے کے بعد اِس کے سامنے بھی کوئی بے جا حرکت نہ کریں اگرچہ وہ بالکل ناسمجھ بچہ ہو کیونکہ حکماء نے لکھا ہے کہ بچہ کے دماغ کی مثال پریس جیسی ہے کہ جو چیز اُس کے سامنے آتی ہے وہ دماغ میں منقش ہو جاتی ہے پھر جب اُس کو ہوش آتا ہے تو وہی نقوش اُس کے سامنے آجاتے ہیں اَور وہ ایسے ہی کام کرنے لگتا ہے جیسے اُس کے دماغ میں پہلے ہی سے منقش تھے۔

غرض یہ مت سمجھ کہ یہ ناسمجھ بچہ ہے یہ کیا سمجھے گا۔ یاد رکھو! جو بھی کام تم اُس کے سامنے کرو گے اُن

سے اِس کے اَخلاق پر ضرور اَثر پڑے گا۔ (حقوق البیت) حکماء نے لکھا ہے کہ دُودھ پیتا بچہ جو کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتا اُس کے سامنے بھی نامناسب کام نہ کرے تاکہ اُس کے متخیلہ (دِل ودماغ) پر اِن افعال کا اَثر نہ ہو بلکہ یہاں تک لکھا کہ جنین (بچہ کے ماں کے پیٹ میں) ہونے کی حالت میں بھی ماں کو اَچھے اَور پاکیزہ خیال رکھنا چاہیے، اِس کا بھی اَثر پڑتا ہے۔ اِصلاح کا اَفضل طریقہ یہ ہے کہ جو کام دُوسروں سے کرانا چاہتے ہو اُن کو خود کرنے لگو۔ (**حسن العزیز الکمال فی الدین للنساء**)

## شروع عمر میں بچہ کی تربیت ونگرانی کی زیادہ ضرورت ہے :

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اِبتدائے (شروع) عمر میں بچہ کی سمجھ ہی کیا ہوتی ہے جو وہ اچھی یا بری بات کا اَثر لیں۔ بچپن میں اُن کی تربیت کرنے والا (پڑھانے والا) خواہ کیسا اَور کوئی بھی ہو، سمجھ آجانے کے بعد کسی نیک آدمی کے پاس اُن کو رکھنے کی ضرورت ہونی چاہیے۔

سو خوب سمجھ لیجیے کہ یہ خیال غلط ہے۔ بچپن میں جبکہ بچہ دُودھ پیتا ہے اُس وقت بھی اُس کے دماغ میں اَخذ کا مادہ ہوتا ہے (یعنی کسی بات کا اَثر قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے) گو وہ زبان سے کچھ نہ کہہ سکے۔ اَور اِس کی مثال ایسی ہوتی ہے کہ جیسے فوٹو گرافر کی تم جو کچھ کہتے ہو وہ سب اُس میں جا کر محفوظ اَور منقش ہو جاتا ہے گو اُس وقت آواز نہ نکلے لیکن جس وقت اُن نقوش پر سوئی چلے گی وہ سب باتیں اُس میں بعینہٖ نکلیں گی۔ یہی حال بچوں کے دماغ کا ہے کہ اِبتدائی عمر میں بھی وہ سب باتوں کو اَخذ کر کے محفوظ کر لیتا ہے گو اُس وقت اُن پر عمل نہ کر سکے یا زبان سے ظاہر نہ کر سکے پھر جب اُس میں بولنے اور عمل کرنے کی پوری قوت ہو جاتی ہے تو پہلی باتوں کے آثار اِس سے ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ (**الکمال فی الدین للنساء**)

## ایک عقلمند تجربہ کار کا قول :

چار پانچ سال کی عمر میں بچہ میں اَچھی یا بری عادتیں پختہ ہو جاتی ہیں۔ ایک تجربہ کار کا مقولہ ہے کہ بچوں کی اِصلاح کا وقت پانچ سال تک ہے۔ اِس مدت میں جتنے اَخلاق اُس میں پختہ ہونے ہوتے ہیں پختہ ہو جاتے ہیں اِس کے بعد اُس میں پھر کوئی عادت پختہ نہیں ہوتی۔ اِس سے معلوم ہوا کہ ہم جس زمانہ کو ناسمجھی کا زمانہ خیال کرتے ہیں وہی وقت بچوں کی اِصلاح کا ہے اَور بچے اِسی زمانہ میں سب کچھ اَخذ کر لیتے ہیں یعنی حاصل کر لیتے ہیں۔ (**الکمال فی الدین للنساء**)

### سب سے بڑے بچہ کی اِصلاح وتربیت کی زیادہ ضرورت :

ایک مسماۃ نے بیان کیا کہ بچوں کی اِصلاح کا سہل طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے بچہ کی پوری طور پر تربیت کردی جائے پھر سارے بچے اُسی جیسے اُٹھیں گے، جیسے کام کرتا ہوا اِس کو دیکھیں گے اَگلے بچے (یعنی اُس کے چھوٹے بہن بھائی) بھی وہی کام کریں گے اَور اُسی کی عادتیں اَور خصلتیں سیکھ لیں گے۔

(الکمال فی الدین للنساء ملحق حقوق الزوجین)

### تعلیم وتربیت اَور اچھی عادتیں سکھانے کی ضرورت :

تیسرا درجہ یہ ہے کہ جب بچہ بڑا ہوجائے تو اُس کو دینی تعلیم سکھاؤ اَور خلافِ شریعت کاموں سے بچاؤ اَور نیک لوگوں کے صحبت میں رکھو، برے لوگوں کی صحبت سے بچاؤ۔ غرض جس طرح بزرگوں نے لکھا ہے اُسی طرح بچوں کی تعلیم کا اہتمام کرو۔ بعض عورتیں اِس میں بہت کوتاہی کرتی ہیں اَور بچوں کے اَخلاق کی درستگی زیادہ تر عورتوں ہی کے اہتمام کرنے سے ہوسکتی ہے کیونکہ بچے شروع میں زیادہ عورتوں کے پاس ہی رہتے ہیں۔ اَولاد کے یہ حقوق صرف عورتوں ہی کے ذمّہ نہیں بلکہ مردوں کے بھی ذمہ ہیں۔ (حقوق البیت)

اکثر لوگ بچپن میں تربیت کا اہتمام نہیں کرتے۔ یوں کہہ دیتے ہیں کہ اَبھی تو بچے ہیں حالانکہ بچپن ہی کی عادت پختہ ہوجاتی ہے، جیسی عادت ڈالی جاتی ہے وہ آخر تک رہتی ہے اَور یہی وقت ہے اَخلاق کی درستگی اَور خیالات کی پختگی کا۔ بچپن کا علم ایسا پختہ ہوتا ہے کہ کبھی نہیں نکلتا الا ماشاء اللہ۔ چنانچہ بچہ شروع میں ماں باپ کی گود میں رہتا ہے اَور اُنہی کو ماں باپ سمجھتا ہے بعد میں اَگر کوئی شک ڈالے کہ یہ تمہارے ماں باپ نہیں ہیں خواہ کتنے ہی لوگ شک ڈالنے والے ہوں تو کبھی شک نہ ہوگا، یہ ہے بچپن کے خیالات کی پختگی۔ (حسن العزیز)۔ (جاری ہے)

اُمتِ مسلمہ کی مائیںؓ قسط : ۱۶

# حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا

﴿ حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحبؒ بلند شہری ﴾

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح ہونے کے بعد آنحضرت ﷺ کا نکاح حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا اُن کی والدہ کا نام اُمیہ تھا جو آنحضرت ﷺ کی حقیقی پھوپھی تھیں۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا جو رسولِ خدا ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جب اُنہوں نے طلاق دی تو اللہ رب العزت نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح سیّدِ عالم ﷺ سے کردیا۔

## پہلا نکاح :

جیسا کہ اَبھی ذکر ہوا سیّد عالم ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے کردیا تھا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے والد کا نام حارثہؔ اَور والدہ کا نام سعدیؔ تھا۔ اُن کی والدہ اپنے بچہ (زید بن حارثہ) کو لے کر میکے جارہی تھیں کہ لُٹیروں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو چھین کر مکّہ کے بازار میں لاکر بیچ دیا۔ خریدنے والے حکیم بن حزامؓ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے تھے۔ اُنہوں نے چار سو دِرہم میں خرید کر اپنے پھوپھی (حضرت خدیجہؓ) کو دے دیا اَور جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آنحضرت ﷺ سے ہوا تو اُنہوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو ہبۃً سیّد عالم ﷺ کی خدمت میں پیش کردیا۔ آپ ﷺ نے اِن کو آزاد فرماکر اپنا بیٹا بنالیا اَور وہ زید بن محمد (ﷺ) کے نام سے مشہور ہوگئے اَور آنحضرت ﷺ کی مصاحبت اُن کو ایسی بھلی لگی کہ اُن کے والد اَور چچا خبر پاکر مکہ معظّمہ اِن کو لینے آئے تو باوجودیکہ آنحضرت ﷺ نے اِن کو اِختیار دے دیا تھا کہ تم چاہو تو چلے جاؤ لیکن وہ نہ گئے اَور والد اَور چچا اَور سارے کنبہ کے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ کو ترجیح دی۔

جب حضرت زید رضی اللہ عنہ بالغ ہوگئے تو آنحضرت ﷺ نے اِن کا نکاح اپنی باندی برکہ نامی

سے کر دیا جن کی کنیت اُمِ اَیمن تھی۔ اُنہوں نے بچپن میں آنحضرت ﷺ کی پرورِش کی تھی۔ آنحضرت ﷺ کے والد یا والدہ کی مِلکیت تھیں۔ اُن کی وفات کے بعد وِرثہ میں آپ ﷺ کی مِلک میں آئیں۔ اُنہوں نے بھی اِسلام کے اِبتدائی دَور میں اِسلام قبول کیا تھا مدینہ کو ہجرت بھی کی تھی۔ آنحضرت ﷺ اِن کی بڑی قدر کیا کرتے تھے اَور یہ فرماتے تھے کہ میری والدہ کے بعد اُمِ اَیمن میری والدہ ہیں، کبھی فرماتے تھے کہ اُمِ اَیمن میرے خاندان کا بقیہ ہیں۔ حضرت زیدؓ کے بیٹے اُسامہؓ کی والدہ حضرت اُمِ اَیمنؓ ہی تھیں۔

حضرت اُمِ اَیمن رضی اللہ عنہا حضرت زید رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اَور آپ ﷺ نے اِن کا دُوسرا نکاح حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے کرنا چاہا اَور پیغام بھیج دیا، جب پیغام پہنچا تو حضرت زینب اَور اُن کے بھائی عبدالرحمٰن بن جحش نے اِس کو مکروہ سمجھا کہ ایک قریشیہ کا نکاح آزاد کردہ غلام سے ہو (گو اِسلام میں نکاح کے لیے نسب کی برابری دیکھنے کی رعایت کی گئی ہے مگر اِس کے معنٰی یہ نہیں ہیں کہ غیر کفو میں نکاح جائز ہی نہ ہو) حضورِ اکرم ﷺ کا بھیجا ہوا پیغام جو زید رضی اللہ عنہ کے لیے تھا چونکہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اَور اُن کے بھائی نے مکروہ جانا اِس لیے اللہ جل شانہٗ نے یہ آیت نازل فرمائی :

**وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا.**

''اَور کسی اِیماندار مرد یا عورت کو گنجائش نہیں ہے جبکہ اللہ اَور اُس کا رسول (ﷺ) کسی کام کا حکم دیں کہ (پھر) اُن کو اِس کام میں کوئی اِختیار (کرنے نہ کرنے کا) باقی رہے اَور جو شخص اللہ اَور اُس کے رسول کا کہنا نہ مانے وہ کھلی گمراہی میں پڑا۔''

جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا اَور اُن کے بھائی کو یہ خبر لگی کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے تو دونوں اِس بات پر راضی ہوگئے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوجائے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا اَور مہر میں دَس دِینار ساٹھ دِرہم چار کپڑے پچاس مُد [1] غلہ تیس صاع کھجوریں مقرر ہوئیں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت زید رضی اللہ عنہ کے پاس رہنے لگیں اَور دونوں میاں بیوی کی طرح رہتے سہتے رہے۔ **(معالم التنزیل)**

---

[1] ''مُد'' اُس زمانے میں ایک پیمانے کا نام تھا جو تقریبًا ایک سیر کا ہوتا ہے اَور ''صاع'' بھی پیمانے کا نام تھا۔

آنحضرت ﷺ قولی طور پر تعلیم دیتے تھے اَور عمل کر کے دِکھلا کر بھی اَحکام و آداب سکھاتے تھے۔ اِس نکاح کے کردینے سے آپ ﷺ نے عملاً یہ ثابت کر دیا کہ غیر کفو میں شرعًا نکاح کر لینا درست ہے اَور اِس سے اِسلام کی اِس اہم تعلیم کا بھی پتا چل گیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین داری کی بلندی تمام بلندیوں سے بڑھی ہوئی ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ نے اِس حقیقت کو اِس قدر واضح کیا کہ اپنی حقیقی پھوپھی کی بیٹی کا نکاح ایک ایسے آزاد کردہ غلام سے کر کے دِکھایا جو اللہ تعالیٰ اَور اُس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری میں سراپا محو تھا اَور اِس نکاح کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں آیات نازل فرمائیں جو ہمیشہ پڑھی جاتی رہیں گی اَور نسب پر فخر کرنے والوں کو دینداری کی تاکید کرتی رہیں گی۔

## حرمِ نبوت میں آنا :

حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں ایک سال یا اِس سے کچھ زیادہ رہیں لیکن دونوں میں نباہ نہیں ہوا۔ (البدایہ) حتی کہ ایک روز حضرت زید رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اَور عرض کیا یارسول اللہ ! زینب کی بدکلامی نے مجھے ستادیا لہٰذا میں طلاق دینا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا اَمۡسِكۡ عَلَيۡكَ زَوۡجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ (اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں رکھو اَور اللہ سے ڈرو) لیکن پھر بھی آپس میں دونوں کا میل نہ ہوسکا آخر آپ ﷺ کی اِجازت سے اِنہوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی اَور جب عدت گزر گئی تو آنحضرت ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ ہی کو اپنے نکاح کا پیغام دے کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا۔ وہ اُس وقت آٹا گوند رہی تھیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اِن کی طرف پشت کر کے فرمایا کہ اَے زینبؓ خوشخبری قبول کرو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے تاکہ تم کو آپ ﷺ کی طرف سے نکاح کا پیغام دُوں، یہ سن کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اللہ سے مشورہ لیے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتی ہوں، یہ کہہ کر اِستخارہ کرنے کے لیے نماز پڑھنے کھڑی ہوگئیں (فتح الباری) یہاں اُنہوں نے نماز شروع کی اَور وہاں آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی : فَلَمَّا قَضٰى زَيۡدٌ مِّنۡهَا وَطَرًا زَوَّجۡنٰكَهَا ( آلایه) ترجمہ: پھر جب زید کا اِن (زینب) سے جی بھر گیا ہم نے آپ سے اِن کا نکاح کر دیا۔ لہٰذا حضرت زینب رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی بیوی

ہوگئیں، وہ اِس پر دُوسری بیویوں کے مقابلے میں فخر کیا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تمہارے عزیزوں نے آنحضرت علیہ السلام سے کیا اَور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے کر دیا۔ (البدایہ)

بعض روایات میں ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا آنحضرت علیہ السلام کی دُوسری بیویوں سے بطورِ فخر فرمایا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تمہارے والدوں نے (یا دُوسرے اَولیاء نے) کیے اَور میرا نکاح عرش والے نے کیا چونکہ اللہ جل شانہٗ نے اُن کا نکاح خود کر دیا اِس سے دُنیا میں دُوسرے نکاحوں کی طرح آپ علیہ السلام کا نکاح حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نہیں بلکہ آیت کا نازل ہونا ہی نکاح تھا، جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس بغیر اِجازت ہی مکان میں چلے گئے (الاستیعاب، الاصابہ)۔

اِس واقعۂ نکاح سے کئی چیزیں معلوم ہوئیں۔

(۱) جسے کوئی شخص اپنا بیٹا بنالے تو وہ اُس کا حقیقی بیٹا نہیں بن جاتا، بنائے ہوئے بیٹے کی بیوی سے نکاح درست ہے جبکہ وہ طلاق دے دے اَور عدت گزر جائے۔ اہل عرب اِس بات کو بہت برا سمجھتے تھے اَور بنائے ہوئے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرنے کو اَیسا سمجھتے تھے جیسے حقیقی بیٹے کی بیوی سے کوئی شخص نکاح کرلے۔

آنحضرت علیہ السلام کو پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی کہ زینبؓ سے آپ علیہ السلام کا نکاح ہوگا لیکن آنحضرت علیہ السلام اِس خبر کو ظاہر کرنے سے ہچکچاتے رہے اَور لوگوں کی بدزبانی کے خوف سے اِس بات کو پوشیدہ رکھا تاکہ یوں نہ کہیں کہ دیکھو بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ عرب کی یہ جہالت ٹوٹے اَور بنائے ہوئے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لینا اِسلام میں جائز سمجھ لیا جائے اِس لیے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت علیہ السلام سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا اَور آنحضرت علیہ السلام کو تنبیہ فرماتے ہوئے قرآنِ پاک کی یہ آیت نازل فرمائی :

وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَااللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَ تَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ

''اَور تم اپنے دِل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اَور تم لوگوں سے ڈرتے ہو حالانکہ اَللہ اِس کے سب سے زیادہ مستحق ہیں کہ اُن سے ڈرو۔''

اِس آیت میں اللہ جل شانہٗ کی طرف سے آنحضرت علیہ السلام کو تنبیہ کی گئی جس کا عنوان گرفت اَور مواخذہ کا ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ آنحضرت علیہ السلام پر اِس آیت سے زیادہ سخت

کوئی آیت نہیں اُتری (جس میں گرفت اَور عتاب کا اَنداز ہو) اَور اگر آپ (اپنے اِختیار سے) کسی آیت کو چھپانے کے حقدار ہوتے تو اِس آیت کو تو ضرور چھپا لیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اِس آیت کے متعلق ایسا ہی فرمایا ہے۔ (فتح الباری، جمع الفوائد)

(۲) عورت کے پاس جب کسی کے نکاح کا پیغام پہنچے تو اُسے اِس بارے میں اِستخارہ کرنا چاہیے جیسے مرد اِستخارہ کرتے ہیں (جن میں دینداری ہوتی ہے) اِسی طرح عورت کو اِستخارہ کرنا چاہیے کہ مرد کی دینداری یا مالداری یا کسی اَور صفت کو دیکھ کر جھٹ اُسے منظور کر لینا مناسب نہیں ہے اِس بارے میں اللہ سے مشورہ لینا چاہیے جسے ''اِستخارہ'' کہتے ہیں۔

بظاہر تو یہ معلوم ہوگا کہ اِس شخص سے نکاح کرنا خیر ہی خیر ہے لیکن اللہ سے مشورہ لینے میں نفع ہے کہ اللہ پوشیدہ اَور آئندہ سب حالات کو جانتے ہیں ممکن ہے کہ عورت اِس مرد کی نیکی اَور دینداری کی قدر نہ کر سکے بلکہ اِس کو ستانے کا باعث بن کر خدائے قدوس کو اپنے سے ناراض کر لیوے۔ دیکھو آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر کوئی نہ ہوا اَور نہ ہوگا پھر بھی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے پیغام پہنچنے پر اِستخارہ کیا۔

(۳) سب مومن آپس میں اِیمانی بھائی ہیں۔ عداوت اَور بغض ایمان والوں کا کام نہیں۔ مرد عورت کا جب نکاح ہو جاتا ہے تو اُن دونوں میاں بیوی میں اَور اُن کے خاندانوں میں ایمانی برادری کے ساتھ ساتھ ایک تعلق اَور بڑھ جاتا ہے لیکن اَگر وہ تعلق ٹوٹ جاوے (مثلاً یہ کہ شوہر بیوی کو طلاق دے دے) تو آپس میں دُشمنی کی کوئی وجہ نہیں بلکہ اِیمانی بھائی بہن اَب بھی ہیں دونوں ایک دُوسرے کا احترام کریں ایک دُوسرے کا برا نہ چاہیں۔ غالبًا یہی تعلیم دینے کے لیے آنحضرت ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ ہی کو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس اپنے نکاح کا پیغام دے کر بھیجا۔ ہمارے ملک میں یہ رواج ہے کہ مرد عورت کو طلاق دیدے تو دونوں آپس میں دُشمن بن جاتے ہیں ایک دُوسرے کی کٹی میں لگ جاتے ہیں بلکہ دونوں خاندانوں میں دُشمنی پیدا ہو جاتی ہے، یہ سراسر غلط اَور اِسلام کے خلاف ہے۔

(۴) حضرت زیدؓ کا نام قرآنِ مجید میں آیا ہے اَور کسی صحابی کا نام قرآن میں مذکور نہیں ہے۔ اللہ اللہ! رحمة للعالمین ﷺ کے غلام کا یہ مقام ہے کہ قرآن میں اُن کا نام آیا اَور آپ ﷺ نے اپنی پھوپھی زاد بہن سے اُن کا نکاح کیا اَور اُن سے پہلے اُمِ اَیمن سے نکاح کیا تھا جن کو آپ ﷺ اپنی ماں کے برابر جانتے تھے۔

**ولیمہ :**

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے آنحضرت ﷺ کا نکاح ذیقعدہ سن ۵ ھ میں ہوا۔ بعض نے سن ۳ ھ بھی لکھا ہے مگر صحیح سن ۵ ھ ہے۔ نکاح کے بعد جب رات گزر گئی اور آنحضرت ﷺ نے اپنی نئی بیوی سے ملاقات فرمائی تو صبح کو جب دِن چڑھ گیا تو آنحضرت ﷺ نے ولیمہ کی دعوت کی، ایک بکری ذبح فرما کر کے ولیمہ کیا۔ حضرت انسؓ فرماتے تھے کہ اَیسا ولیمہ آپ ﷺ نے کسی اَور بیوی کا نہیں کیا۔ اُن کے الفاظ یہ ہیں :

مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی امْرَأَۃٍ مِّنْ نِّسَائِہٖ اَکْثَرَ اَوْاَفْضَلَ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَؓ . (مسلم شریف)

''حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کر کے جو آپ ﷺ نے ولیمہ کیا اِس سے بہتر ولیمہ آپ ﷺ نے کسی بیوی سے شادی کرنے پر نہیں کیا۔''

آنحضرت ﷺ نے بھی بکری ذبح فرمائی اَور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے بھی اِس موقع پر آپ ﷺ کی خدمت میں حضرت اَنس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ حریرہ بنا کر ایک برتن میں بھیج دیا اَور تقریبًا تین سو اَفراد نے پیٹ بھر کر کھایا۔ (جمع الفوائد)

آنحضرت ﷺ نے حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جاؤ فلاں فلاں کو اَور اُن کے علاوہ جو تم کو ملے بُلا لاؤ۔ حضرت اَنس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں بہت سوں کو بُلا لایا جس کے نتیجہ میں آپ ﷺ کا چبوترہ اَور حجرہ میں آدمی ہی آدمی بھر گئے۔ آپ ﷺ نے اُن لوگوں سے فرمایا کہ دَس دَس کا حلقہ بنالو اَور ہر شخص اپنی طرف سے کھائے۔ حضرت اَنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنا دَست مبارک اِس کھانے میں رکھا اَور کچھ پڑھا اِس کھانے میں اِتنی برکت ہوئی کہ سب نے کھایا تب بھی ختم نہ ہوا۔ سب فارغ ہوگئے تو سیّد عالم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اَے اَنسؓ اِس کھانے کو اُٹھالو۔ میں نے اِسے اُٹھایا تو یہ فیصلہ نہ کرسکا کہ جب یہ کھانا میں نے لوگوں کے کھانے کے لیے رکھا تھا اُس وقت زیادہ تھا یا اَب زیادہ ہے۔ (مسلم شریف) غرضیکہ اِس میں اِتنی برکت ہوئی کہ سینکڑوں آدمیوں کے کھالینے پر بھی سارا بچ گیا بلکہ اَیسا معلوم ہوتا تھا کہ پہلے سے زیادہ ہے۔ (جاری ہے)

✿ ✿ ✿

قسط : ۲

# اِسلام کی اِنسانیت نوازی

﴿ حضرت مولانا مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری، اِنڈیا ﴾

## رشتے داری کا خیال :

اِسلام کی اِنسانی تعلیمات میں سے ایک اہم تعلیم یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے اَعزاء واَقرباء اَور رشتے داروں کے ساتھ بہترین برتاؤ کرے اور حتی الامکان اُن کی خبر گیری میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھے حتی کہ اگر کوئی رشتے دار کسی وجہ سے ناراض بھی ہو پھر بھی اُس کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا اِنتہائی باعثِ اَجر وثواب ہے اِس لیے کہ تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ دُنیا میں اَمن واَمان کے قیام اَور فتنہ وفساد سے حفاظت کے لیے سب سے پہلے گھر گھر اَور خاندان خاندان میں اِتفاق و اِتحاد اَور ایک دُوسرے پر اعتماد کا وجود لازم ہے اگر گھر اَور قبیلے سے اَمن کی فضا نہیں بنے گی تو پھر یہ دُنیا فتنہ وفساد کی آماجگاہ بن جائے گی اِس لیے اِسلام نے نہایت ہی تاکید سے رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رحمی کی تلقین فرمائی ہے جو لوگ صلۂ رحمی کا خیال کرتے ہیں اُن کی تعریف کی گئی ہے اَور جو قطعِ رحمی کے مرتکب ہیں اُن کی مذمت بیان ہوئی ہے قرآن کریم میں صلۂ رحمی کرنے والوں کی تعریف میں فرمایا گیا :

وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ. (سورۂ رعد)

''اور وہ لوگ جو ملاتے ہیں جس کو اللہ نے ملانے کو فرمایا ہے اَور ڈرتے ہیں اپنے رب سے اَور اَندیشہ رکھتے ہیں برے حساب کا۔''

آگے ایسے لوگوں کو جنت کی خوشخبری سنائی گئی ہے جبکہ اِن کے برخلاف رشتہ داریوں کو قطع کرنے والے لوگوں کی سخت مذمت کرتے ہوئے اُنہیں جہنم کی وعید اِس طرح سنائی گئی ہے :

وَالَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَاللّٰہِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ وَ یَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ

وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ، اُولٰٓئِکَ لَھُمُ اللَّعْنَةُ وَلَھُمْ سُوْءُ الدَّارِ. (سورة الرعد)

''اور وہ لوگ جو توڑتے ہیں عہد اللہ کا مضبوط کرنے کے بعد، اور قطع کرتے ہیں اُس چیز کو جس کو جوڑنے کا اللہ نے حکم فرمایا ہے اَور فساد اُٹھاتے ہیں ملک میں ایسے لوگ اِن کے واسطے ہے لعنت اور اِن کے لیے ہے برا گھر۔''

نیز اَحادیثِ طیبہ میں بھی صلہ رُحمی کی اِنتہائی تاکید وَارِد ہے۔ ملاحظہ فرمائیں :

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اِس بات سے خوش ہو کہ اُس کے رزق میں وسعت کی جائے اور اُس کی عمر میں اضافہ کیا جائے تو اُسے چاہیے کہ رشتہ داریوں کو جوڑ کر رکھے۔ (بخاری ۲/ ۸۸۵ حدیث : ۵۷۵۱، الترغیب والترہیب ۳/ ۲۲۷)

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں کہ رشتہ داری عرشِ خداوندی پکڑے ہوئے (قیامت میں) کہے گی کہ جو مجھے جوڑے گا اللہ اُسے جوڑے گا (اللہ اُس پر رحم و کرم فرمائے گا) اَور جو شخص مجھے کاٹے گا اللہ تعالیٰ بھی اُسے کاٹ کر رکھ دے گا۔ (بخاری ۲/ ۸۸۶، مسلم ۲/ ۳۱۵، الترغیب والترہیب ۳/ ۲۲۹)

(۳) حضرت اُم کلثوم بنتِ عقبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ ''سب سے اَفضل صدقہ یہ ہے کہ آدمی اپنے سے بغض رکھنے والے رشتہ دار پر صدقہ کرے''۔ (رواہ الطبرانی، الترغیب والترہیب ۳/ ۲۳۱)

(۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں دُنیا اَور آخرت کے سب سے بہترین اخلاق پر رہنمائی نہ کروں؟ وہ یہ ہے کہ تم اپنے سے رشتہ داری کاٹنے والے کے ساتھ جوڑ کا معاملہ کرو، اَور جو تمہیں محروم کرے اُس کو عطا کرو، اَور جو تم پر ظلم کرے اُس کو معاف کردو۔ (الترغیب والترہیب ۳/۲۳۲)

(۵) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نیکیوں میں سب سے جلدی ثواب صلۂ رحمی اَور والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ملتا ہے اَور برائیوں میں سب سے جلدی سزا بغاوت اور قطعِ رحمی کی ملتی ہے۔ (ابن ماجہ/ ۳۲۰، الترغیب والترہیب ۳/۲۳۲)

یہ ہے رشتہ داری کے بارے میں اِسلامی تعلیمات کا خلاصہ! اِس کے برخلاف آج دُنیا میں روز بروز رشتے ناطوں کی اہمیت ختم ہوتی جارہی ہے اَور قرابت داری کے بندھن ٹوٹتے جا رہے ہیں بالخصوص مغربی دُنیا میں ہر شخص مادر پدر آزاد ہے اَور ہر اِنسان صرف اپنے مفاد کو فوقیت دیتا ہے قرابت اَور عزیز داری کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہ گئی۔ ایسا بے نیاز اور خود غرض معاشرہ بھلا اِنسانیت نواز کیسے ہوسکتا ہے ؟

## یتیموں کی خبر گیری :

اِسلام نے اُن معصوم بچوں کی خبر گیری کی تاکید کی ہے جو بچپن میں ہی باپ کے سایۂ شفقت سے محروم ہوگئے ہیں۔ عام طور پر دُنیا میں یتیموں کا حال ناگفتہ بہ ہوتا ہے اَجنبی تو دُور رَہے خود اُن کے رشتے دار، اِن بے سہارا یتیموں کے حقوق غصب کرنے کے دَر پے رہتے ہیں اور یہ معصوم بچے اِنتہائی گھٹن اَور تنگی میں زندگی گزار دیتے ہیں، اِسلام نے جہاں اِن پر ظلم اَور اِن کے مال میں خیانت کو عظیم جرم قرار دیا ہے وہیں اِن کی خبر گیری اَور اِن کے ساتھ خیر خواہی کو اِنتہائی عظیم ثواب کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ قرآن میں یتیموں کے مال کو غصب کرنے والے ظالموں کو سخت وعید سناتے ہوئے فرمایا گیا :

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ط وَّسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا. (سورة النساء آیت ۱۰)

''جو لوگ کہ کھاتے ہیں مال یتیموں کا ناحق وہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھر رہے ہیں اَور عنقریب داخل ہوں گے آگ میں۔''

اَور آنحضرت ﷺ نے یتیم کی کفالت کرنے والے کو خوش خبری سناتے ہوئے فرمایا کہ میں اَور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں دونوں اِس طرح ساتھ ہوں گے جیسے کہ شہادت اَور بیچ کی اُنگلی۔ (بخاری ۲/ ۸۸۸، الترغیب والترہیب ۳/۲۳۴)

ایک اَور روایت میں آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مسلم یتیم بچے کو قبضہ میں لے کر اُس کے کھانے پینے کا نظم کرے تو اُسے اللہ تعالیٰ جنت میں ضرور داخل کرے گا الا یہ کہ وہ (خدانخواستہ) ایسا گناہ کر بیٹھے جو ناقابلِ معافی ہو۔ (ترمذی ۲/۱۳، الترغیب والترہیب ۳/ ۲۳۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اللہ کی نظر میں سب سے اچھا

گھر وہ ہے جس گھر میں کوئی یتیم باعزت طریقے پر رہتا ہو، اَور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ ہے کہ مسلمانوں کا سب سے اچھا گھرانہ وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ حسنِ سلوک کیا جاتا ہو اَور سب سے بدترین گھرانہ وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ برا سلوک برتا جاتا ہو۔ (الترغیب والترہیب ۳/ ۲۳۶)

حضرت ابودَرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اپنے دِل کی سختی کی شکایت کرنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے دِل میں نرمی آجائے اور تمہاری ضرورت پوری ہوجائے تو تم یتیم پر رحم کیا کرو اَور اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اَور اپنا کھانا اُسے کھلا دیا کرو تو تمہارا دِل نرم ہوجائے گا اَور تمہاری ضرورت پوری ہوجائے گی۔ (الترغیب والترہیب ۳/ ۲۳۷)

بہرحال اِسلام نے یتیموں کی خبر گیری پر بڑا زور دیا ہے، جو اِسلام کی اِنسانیت نوازی کی کھلی علامت ہے۔

## بیواؤں اَور مسکینوں کی رعایت :

معاشرے کے دَبے کچلے اَفراد جن کا کوئی سہارا نہ ہو اَور جن کی طرف سے کوئی وکالت کرنے کو تیار نہ ہو اُن کی حمایت اَور اُن کے حقوق کے تحفظ کے لیے جد و جہد بھی اِسلام میں انتہائی اہم ترین عمل ہے، قرآن کریم میں جابجا مسکینوں پر رحم و کرم کی تلقین کی گئی ہے، نیز اَحادیثِ طیبہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کمزور لوگوں کی حمایت کو اِنتہائی باعثِ اَجر و ثواب کا عمل قرار دیا ہے۔

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ بیوہ اَور مسکین کی مدد کرنے والا شخص اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے اَور رات میں مسلسل نماز پڑھنے والے اَور دن میں مسلسل روزے رکھنے والے شخص کی طرح ہے۔ (بخاری ۲/ ۸۸۸، الترغیب والترہیب ۳/ ۲۳۸)۔ (جاری ہے)

# گلدستۂ اَحادیث

﴿ حضرت مولانا نعیم الدین صاحب، اُستاذ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور ﴾

جوعورت بغیر کسی شدید ضرورت کے طلاق کا مطالبہ کرے گی وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گی :

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ فِیْ غَیْرِ کُنْهِهٖ فَتَجِدُ رِیْحَ الْجَنَّةِ وَاَنَّ رِیْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَّسِیْرَةِ اَرْبَعِیْنَ عَامًا.

(ابن ماجه ص ۱۴۹ باب ماکرهیة الخلع للمرأة)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جوعورت اپنے شوہر سے بغیر کسی شدید ضرورت کے طلاق کا مطالبہ کرے گی وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گی حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جارہی ہوگی۔

ظالم حاکم وقاضی کا اَنجام :

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ حَاکِمٍ یَّحْکُمُ بَیْنَ النَّاسِ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَلَکٌ اٰخِذٌ بِقَفَاهُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَأْسَهٗ اِلَی السَّمَاءِ فَاِنْ قَالَ اَلْقِهْ اَلْقَاهُ فِیْ مَهْوَاةٍ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا. (مسند احمد. ابن ماجه ص ۱۶۸. شعب الایمان للبیهقی بحواله مشکوة ص ۳۲۵)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا : ہر وہ حاکم جو لوگوں پر اپنا حکم وفیصلہ نافذ کرتا ہے وہ قیامت کے دِن (اللہ کے حضور میں) اِس طرح پیش ہوگا کہ ایک فرشتہ اُسے گدی سے پکڑے ہوئے ہوگا، پھر وہ فرشتہ اَپنا سر آسمان کی طرف اُٹھائے کھڑا رہے گا (یہاں تک کہ) اگر اللہ تعالیٰ اُسے یہ حکم دیں گے کہ اِسے (دوزخ میں) ڈال دو تو وہ اُسے (دوزخ) کے گڑھے میں ڈال دے گا جو چالیس سال کی مسافت کے بقدر گہرا ہوگا۔

ف : اِس حدیث میں جس حاکم کا اَنجام بیان کیا گیا ہے اِس سے مراد ظالم حاکم ہے، عادل و اِنصاف پرور حاکم کے بارے میں تو یہ حکم دیا جائے گا کہ اُس کو جنت میں پہنچا دیا جائے۔

# آہ ! مولانا خواجۂ خواجگانؒ[۱]

﴿ مولانا محمد عابد صاحب فاضل جامعہ مدنیہ و ناظم صفہ ٹرسٹ لاہور ﴾

اسمِ گرامی : خان محمد

وِلادت باسعادت : ۳۹۔۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء

جائے وِلادت : موضع ڈنگ ضلع میانوالی

والد بزرگوار : حضرت ملک عمر رحمۃ اللہ علیہ، آپ بانیٔ خانقاہ سراجیہ قیوم زماں حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان صاحب (م : ۱۳۶۰ھ/ ۱۹۴۱ھ) کے چچازاد بھائی تھے۔

شجرۂ مبارکہ : خان محمد بن ملک عمر بن ملک مرزا خان بن ملک غلام محمد بن ملک فتح محمد رحمہم اللہ

قوم : تلوکر راجپوت

اِبتدائی تعلیم : چھٹی کلاس تک تعلیم لوئر مڈل سکول کھولہ شریف ضلع میانوالی میں حاصل کی۔

مرادِ قیومِ زماں وقطبِ دَوراں :

اَبھی آپ سکول میں زیر تعلیم تھے کہ آپ کو حضرت قیومِ زماںؒ کی رُوحانی فرزندگی کا اِعزاز نصیب ہوا جس کی تفصیل جناب نذیر رانجھا صاحب تحریر فرماتے ہیں :

---

[۱] اِس عنوان سے خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی تاریخِ وفات نکلتی ہے، اِس کے علاوہ ''حضرت پاک'' سے بھی تاریخِ وفات ۱۴۳۱ھ نکلتی ہے، یہ دونوں تواریخ راقمِ سطور کا نتیجۂ فکر ہیں۔ (م۔ع)

''قیوم زماں قدس سرہ نے ایک مرتبہ آپ کے والدِ گرامی حضرت خواجہ محمد عمر صاحبؒ سے فرمایا کہ آپ کے پاس تین ایسی چیزیں ہیں کہ میرے پاس اِس قسم کی ایک بھی نہیں۔ آپ اُن میں سے ایک مجھے دے دیں (اُس وقت حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ کے ہر دو برادران گرامی شیر محمد صاحب اَور فتح محمد صاحب حیات تھے اَور آپ تینوں میں منجھلے تھے اَور محترم ملک محمد اَفضل صاحب رحمۃ اللہ علیہ اَبھی تولد نہ ہوئے تھے۔ اِتفاق کی بات کہ اُن دِنوں لنگر کی شِیر دار (دُودھ دینے والی) بھینس خشک ہو چکی تھی اَور حضرت خواجہ محمد عمر صاحبؒ کے پاس تین بھینسیں تھیں چنانچہ اُنہوں نے خیال کیا کہ حضرت اقدس قدس سرہ العزیز اپنے لنگر کے دَرویشوں کے لیے ایک بھینس طلب فرما رہے ہیں لہٰذا فرمایا کہ آپ میری تینوں شیر دار بھینسیں لے لیں۔

اِس پر قیوم زماں قدس سرہ مسکرائے اَور فرمایا : ''خواجہ عمر! ہمیں کسی بھینس کی احتیاج نہیں، اپنا ایک بیٹا ہمیں دے دو۔'' حضرت خواجہ محمد عمر صاحبؒ نے جواب دیا کہ آپ جونسا لڑکا پسند فرمائیں وہ آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہے، چنانچہ حضرت اَقدس قدس سرہ کے اِرشاد کے مطابق مخدوم زماں حضرت خان محمد صاحب کوسکول کی تعلیم سے ہٹا کر آپ کی خدمت میں خانقاہ شریف بھیج دیا گیا۔''

## تعلیم قرآن :

قیومِ زماں حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان صاحب رحمہ اللہ کے مخلص خادم اَور اِرادت مند حضرت مولانا سید پیر عبداللطیف شاہؒ (احمد پور سیال) خلیفہ مجاز نائب قیومِ زماں حضرت مولانا عبداللہ صاحب لدھیانویؒ سے قرآنی تعلیم کے ساتھ ساتھ اِبتدائی کتب پڑھیں۔ حضرت مولانا سید عبداللطیف شاہ صاحبؒ حضرت سید مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کی اَولادِ اَمجاد میں سے تھے۔

## فارسی و عربی تعلیم :

آپ نے فارسی نظم و نثر اَور عربی صرف و نحو کی کتب اپنے شیخ و مرشد حضرت مولانا عبداللہ لُدھیانویؒ سے پڑھیں۔

## دارُ العلوم عزیزیہ بھیرہ میں داخلہ :

آپ نے درجۂ وسطیٰ تک کتب دارُ العلوم عزیزیہ بھیرہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں پڑھیں۔ یہاں آپ کا قیام تین سال رہا۔ اِن ہی سالوں میں قائد اہلِ سنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ (م:۳ ذوالحج ۱۴۲۴ھ/ ۲۶ جنوری ۲۰۰۴ء) خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ (م:۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۷ء) بھی دارُ العلوم میں زیرِ تعلیم تھے۔

## جامعہ اِسلامیہ ڈابھیل (اِنڈیا) میں داخلہ :

درجۂ عُلیا کی تحصیل کے لیے آپ جامعہ اِسلامیہ ڈابھیل (ضلع سورت، ہندوستان) تشریف لے گئے یہاں آپ نے مشکوٰۃ شریف، جلالین، ہدایہ، مقامات حریری اَور دُوسری کتابیں پڑھیں۔ اِس مدرسہ میں جن گرامی قدر اَساتذہ سے کسبِ علم و فیض کا موقع نصیب ہوا اُن میں صدر المدرسین حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن اَمروہوی رحمۃ اللہ علیہ (م:۲۳ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۷ھ) حضرت مولانا بدرِ عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ (م: ۱۹۶۵ء) حضرت مولانا محمد سید یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ (م: ۱۹۷۷ء) حضرت مولانا محمد اِدریس سکروڈھوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا عبدالعزیز کیمل پوری رحمۃ اللہ علیہ کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

## دارالعلوم دیوبند میں داخلہ :

۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء میں آپ دارُالعلوم دیوبند میں تحصیل علم کی غرض سے تشریف لے گئے اور یہاں حدیث و تفسیر کی تعلیم مکمل فرمائی۔ اُس زمانہ میں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۹۵۷ء) یہاں صدر مدرس تھے لیکن آپ ۱۹۴۲ء تا ۱۹۴۴ء جیل میں نظر بند تھے لہٰذا حضرت مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۳۷۴ھ)، حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ (م:۲۴ رمضان ۱۳۸۷ھ) اَور دُوسرے جلیل القدر اَساتذہ سے دورۂ حدیث و تفسیر کی تکمیل فرمائی۔

## باطنی علوم و فیوض کی تحصیل :

دارالعلوم دیوبند سے دورۂ حدیث و تفسیر کی تحصیل و تکمیل فرمانے کے بعد آپ خانقاہِ سراجیہ شریف واپس تشریف لائے۔ آپ کو تمام معقول و منقول اَور متداولہ علوم پر جامع و کامل عبور تو نصیب ہو چکا تھا۔ لہٰذا

باطنی علوم و فیوض کے کسب وحصول کا ذوق دامن گیر ہوا۔ اللہ کریم نے اِس کی تکمیل کا یوں سبب پیدا فرمایا کہ آپ کو اپنے شیخ و مرشد نائب قیوم زماں صدیق دَوراں حضرت مولانا محمد عبداللہ قدس سرہ (م: ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء) سے حضرت خواجہ محمد معصومؒ (۱۰۷۹ھ) کے خلیفہ مولانا محمد باقر حسینی لاہوریؒ بن حضرت شرف الدین لاہوریؒ کی کتاب ''کنز الہدایات لکشف البدایات والنہایات'' مکاتیب حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ (م: ۱۲۴۰ھ) مکتوبات اِمام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ (م: ۱۰۳۴ھ)، مکتوبات خواجہ محمد معصوم قدس سرہ (م: ۱۰۷۹ھ) اور ہدایۃ الطالبین جیسی فیض پرور کتابیں سبقاً پڑھنے کا موقع نصیب ہوا اَور نقشبندیہ مجددیہ رُوحانی معارف سے لبریز ''مکتوبات اِمام ربانی'' تین بار اپنے شیخ و مربی سے سبقاً پڑھے۔

## تدریسی خدمات :

خانقاہ سراجیہ شریف کے مدرسہ سعدیہ میں آپ نے تدریسی خدمات انجام دیں۔ یہاں آپ نے گلستان، بوستان، منیۃ المصلی، قدوری، اصول الشاشی اَور دُوسری کئی کتب پڑھائیں۔ آپ سے ظاہری علم حاصل کرنے والوں میں مولانا عبداللہ خالد صاحب (خطیب مرکزی جامع مسجد مانسہرہ) اَور حافظ ظفر احمد رحمہ اللہ (مظفر گڑھ) کے نام شامل ہیں۔

## حضرت شیخؒ کی خصوصی شفقت :

نائب قیوم زماں، صدیق دَوراں حضرت مولانا عبداللہ قدس سرہ نے ایک دفعہ حضرت قاضی شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م: ۹/ ذوالقعدہ ۱۴۱۱ھ/ ۳/ جون ۱۹۹۱ء) سے فرمایا :

> ''حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ جب مالٹا میں نظر بند تھے تو معارف قرآن حکیم پر ایک کتاب لکھنے کا اِرادہ فرمایا مگر چند صفحات لکھنے کے بعد اِسے ترک کر دیا۔ اِستفسار پر فرمایا کہ میں نے کتاب کی بجائے ایک آدمی (حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ) پر محنت شروع کر دی ہے تاکہ خلق خدا کی ہدایت کے لیے ایک چلتا پھرتا نسخہ تیار ہو جائے۔''

حضرت اَقدس (مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی) قدس سرہ نے یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ میں بھی ایک آدمی تیار کر رہا ہوں۔ بعد اَزاں قرائن سے پتہ چلا کہ وہ آدمی مخدوم زماں حضرت مولانا ابوالخلیل خان محمدؒ ہیں۔

### ہفت سلاسل کی خلافت واِجازت :

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی تحصیل وتکمیل کے بعد آپ نے نائب قیوم زماں صدیق دَوراں حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی قدس سرہ سے سلاسل اَربعہ (۱) نقشبندیہ مجددیہ (۲) قادریہ (۳) چشتیہ (۴) سہروردیہ کی خلافت پائی۔ علاوہ اَزیں سہ سلاسل (۱) قلندریہ (۲) مداریہ (۳) کُبرویہ کی خلافت سے بھی سرفراز ہوئے۔

### تحفظ ختم نبوت :

تحفظ ختم نبوت خانقاہ سراجیہ کا خاص اَور اہم موضوع رہا ہے بانی خانقاہ سراجیہ قیوم زماں حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان رحمہ اللہ کا ملفوظ مولانا محبوب الٰہی صاحب مرحوم نقل فرماتے ہیں کہ ایک موقع پر آپ نے یہ فرمایا:

> ''اصل فتنہ موجودہ دور میں مرزائیت کا ہے جو وجودِ اِسلام کو مٹانا چاہتا ہے اِس کے خلاف جہاد جاری رکھنا چاہیے۔''

حضرت قیوم زماںؒ کے زمانہ میں اَور آپ کے بعد سے لے کر تا ہنوز فتنہ مرزائیت کی سرکوبی اِس خانقاہ شریف کا اِمتیازی نشان رہا ہے اَور اِنشاء اللہ مستقبل میں بھی اِس فتنہ کے لیے سپر کا کام کرنے میں یہ خانقاہ سرگرم عمل رہے گی۔

۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختم نبوت کے زمانہ میں نائب قیوم زمان حضرت مولانا محمد عبداللہ لُدھیانویؒ خانقاہ سراجیہ کی مسندِ اِرشاد پر متمکن تھے۔ اُس زمانہ میں آپ نے تحریکِ ختم نبوت کی بھرپور تائید فرمائی اَور اپنے مریدین ومتوسلین اَور عقیدت مندوں کو اِس تحریک میں بھرپور حصہ لینے کا حکم فرمایا۔ اَور خاص طور پر مخدوم زماں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کو اِعلانِ حق کے لیے دُوسرے قائدینِ ختم نبوت کے ساتھ شامل فرمایا۔ ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے آپ کو میانوالی بھیج کر گرفتاری پیش کرنے کا حکم فرمایا۔ اِس طرح حضرت مخدوم زماںؒ نے ختم نبوت کے لیے جیل کی صعوبتیں بھی برداشت کیں اَور اپنی توانائیاں تحفظِ ختم نبوت کے لیے صرف کرنا شروع کیں۔

۱۵ربیع الاول ۱۳۹۴ھ/ ۹ اپریل ۱۹۷۴ء کو حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اُمیر مقرر کیا گیا آپ نے اپنی ذاتی دلچسپی سے حضرت مخدوم زماںؒ کو نائب امیر مقرر کیا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت اَور آپ کی نیابت میں پورے زور و شور سے جاری رہی ، بالآخر ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اَقلیت قرار دے دیا گیا اس تحریک میں آپ نے مجاہدانہ کارنامے اَنجام دیے آپ کی اِن خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت بنوریؒ کی وفات (۳ ذوالقعدہ ۱۳۹۷ھ/ ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء) کے بعد آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتویں اُمیر مقرر ہوئے۔ اِس عہدہ پر آپ تینتیس برس تک فائز رہے حتّٰی کہ اِسی حیثیت سے آپ اللہ کے حضور میں حاضر ہوگئے۔ آپ کی توجہ اَور برکت سے ملک و بیرون ملک کامیاب کانفرنسز منعقد ہوتی رہیں۔

## خانقاہ سراجیہ کی مسند نشینی :

۲۷شوال المکرّم ۱۳۷۵ھ/ ۷ جون ۱۹۵۶ء کو نائب قیوم زماں حضرت مولانا عبداللہ صاحب لدھیانویؒ کی وفات ہوئی۔ اگلے روز جمعرات کی صبح نو بجے آپ کی نماز جنازہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ نے پڑھائی اَور تین اَحباب کی مدد سے آپ نے خود اپنے شیخ محترم حضرت نائب قیوم زماںؒ کو لحد میں اُتارا۔ تدفین کے بعد ایک مجمع عام میں بانی خانقاہ حضرت قیوم زماں مولانا ابوالسعد احمد خان صاحبؒ کے خلفاء میں سے حضرت حکیم حافظ چن پیر صاحبؒ اَور حضرت ڈاکٹر محمد شریف صاحبؒ اور حضرت نائب قیوم زماں مولانا عبداللہ صاحبؒ کے خلفاء میں سے حکیم عبدالمجید سیفی صاحبؒ (م: ۲۴ اگست ۱۹۶۰ء) اَور حضرت مولانا مفتی عطاء محمدؒ جیسے اَکابر صوفیاء نے دوطرفہ پگڑی پھیلائی اَور مجمع کثیر کی موافقت سے حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ سے بیعت کرلی۔ اِس طرح حضرت نائب قیوم زماں کے بعد آپ کی جانشینی عمل میں آئی۔ اگلے روز جمعۃ المبارک کو بھی اَکابر متوسلین خانقاہ سراجیہ نے تجدید بیعت کی اَور آپ بالاتفاق حضرت نائب قیوم زماں کے جانشین کی حیثیت سے خانقاہ سراجیہ شریف کی مسند اِرشاد پر جلوہ اَفروز ہوئے۔

## شادی خانہ آبادی :

حضرت قیوم زماںؒ نے آپ کو فیضانِ باطنی کے ساتھ ساتھ ظاہری اِنعام واِکرام سے بھی اِس طرح نوازا کہ آپ کو اپنی فرزندگی میں قبول فرما کر اپنی صاحبزادی آپ کے نکاح میں دے دی۔ اِن سے اللہ تعالیٰ

نے آپ کو تین صاحبزادے اَور ایک صاحبزادی عطا فرمائیں۔ سب سے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا عزیز احمد صاحب مدظلہم پھر حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدظلہم تیسرے نمبر پر حضرت مولانا رشید احمد صاحب مدظلہم، اِن اہلیہ محترمہ کے اِنتقال کے بعد اَوّلاً آپ نے تجرد کا اِرادہ فرمایا لیکن اَحباب کے اصرار سے حضرت قیوم زماںؒ کی پوتی صاحبہ سے عقد ثانی فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اِن سے آپ کو صاحبزادہ سعید احمد صاحب مدظلہم اَور صاحبزادہ نجیب احمد صاحب مدظلہم عطا فرمائے۔ دُوسری اہلیہ محترمہ کا اِنتقال بھی آپ کی حیات مبارکہ ہی میں ۲۴ر جون ۲۰۰۵ء کو ہو گیا تھا۔

## وفات حسرتِ آیات :

مخدومِ زماں خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ ویسے تو بتقاضائے عمر عوارضات کا تحمل کیے ہوئے تھے لیکن آخری عمر میں ''پیلا یرقان'' اَیسا حملہ آور ہوا کہ جان لیوا ثابت ہوا۔ اِس بیماری نے آپ کو کافی کمزور کر دیا۔ آپ پر غشی بھی طاری رہتی تھی لیکن نماز کا وقت شروع ہوتے ہی غشی کی کیفیت ختم ہو جاتی تھی جب تک نماز اَدا نہ فرما لیتے اُس وقت تک اطمینان وسکون نہ ہوتا تھا، آخر وقت تک پہچان برقرار تھی۔ وفات سے ایک روز پہلے تک ڈاکٹر حضرات کافی مطمئن تھے لیکن بالآخر وقت موعود آچکا تھا۔ ۲۰ر جُمادَی الاُولیٰ ۱۴۳۱ھ/ ۵ر مئی ۲۰۱۰ء بروز بدھ عصر کی نماز ادا فرمانے کے بعد بار بار نماز مغرب کی ادائیگی کا فرماتے رہے، اِسی فکر میں غروبِ آفتاب سے ذرا پہلے قلبِ ذاکر وشاغل کے ساتھ اپنے محبوبِ حقیقی کی جانب سے آئے ہوئے بُلاوے پر لبیک کہتے ہوئے سیال کلینک ملتان میں دارِ فانی سے دارِ باقی کو رِحلت فرمائی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے اِنتقال کی خبر آناً فاناً پورے ملک اَور بیرون ملک پھیل گئی، ملک کے اَطراف واَکناف اور صوبہ پنجاب کے ہر چہار طرف سے فدایانِ ختم نبوت اَور جاں نثارانِ شیخ اپنے اَمیر وشیخ کے آخری دیدار اور نماز جنازہ میں شرکت کے لیے خانقاہ سراجیہ پہنچنے شروع ہوگئے، اگلے روز ۲۱ر جُمادَی الاُولیٰ ۱۴۳۱ھ/ ۶ر مئی ۲۰۱۰ء بروز جمعرات دوپہر کو ۲:۵۰ پر صاحبزادہ محترم حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہم کی اِقتداء میں ایک جم غفیر نے نماز جنازہ اَدا کی۔ نماز جنازہ کے بعد آپ کو اَحاطہ مزارات شریف میں نائب قیوم زماں حضرت مولانا عبداللہ لدھیانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دائیں جانب سپرد خاک کر دیا گیا۔ الحمد للہ آپ کی قبر مبارک سنت نبوی کے مطابق بغلی طرز پر تیار کی گئی تھی۔

اَخباری اَندازہ کے مطابق آپ کی نمازِ جنازہ میں چار لاکھ اَفراد نے شرکت کی سعادت حاصل کی، بہت سے بزرگوں سے یہ کہتے بھی سنا گیا کہ پاکستان کی تریسٹھ سالہ تاریخ میں اَب تک اِتنا بڑا جنازہ کسی کا دیکھنے میں نہیں آیا، الحمدللہ منتظمین خانقاہ نے اَیسا نظم بنایا تھا کہ نہایت خوش اُسلوبی سے اِتنے بڑے مجمع نے نماز اَدا کی اَور بعد اَزاں تدفین کا عمل ہوا لیکن کسی قسم کی کوئی بد نظمی کہیں بھی دیکھنے میں نہیں آئی، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُس روز موسم بھی خوشگوار تھا اَیسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے حضرت رحمہ اللہ اپنی زندگی میں اپنے متوسلین اَور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے لیے سراپا رحمت اَور ٹھنڈی چھاؤں تھے اِسی طرح آپ جاتے جاتے بھی اُن لاکھوں نفوس کو اپنی چادرِ رأفت میں سمو کر جا رہے ہیں، آسمانی سورج اپنی تمام تر تمازت و تپش کو لپیٹے اَور بادل بادِ سموم کو برودت سے تبدیل کیے ایک کھلے میدان میں جمع لاکھوں اَفراد کے لیے تسکین و راحت کا سامان کیے ہوئے تھے۔

## جانشین :

صاحبزادہ حضرت مولانا عزیز احمد صاحب مدظلہم ، صاحبزادہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدظلہم اور صاحبزادہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب مدظلہم کو حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کے مجاز حضرت مولانا اَنظر شاہ صاحب کشمیریؒ بن حضرت مولانا اَنور شاہ صاحب کشمیریؒ نے ۱۴۲۹ھ میں اِجازت بیعت سے سرفراز فرمایا جس پر حضرت خواجہ صاحبؒ نے اطمینان کا اظہار فرمایا تھا، ۲۲رجُمادَی الاُولیٰ ۱۴۳۱ھ/ ۷رمئی ۲۰۱۰ء بروز جمعہ قائدِ جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم اور حضرت حاجی خلیفہ عبدالرشید صاحب مدظلہم خلیفہ مجاز حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ نے صاحبزادہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدظلہم (جو آپ کی زندگی میں بھی خانقاہ شریف اَور مدرسہ سعدیہ کی ذمہ داری بحسن و خوبی نبھا رہے تھے ) کی دستار بندی فرمائی اَور آپ کو حضرت مخدوم زماںؒ کا رُوحانی جانشین مقرر فرمایا، اِس موقع پر حضرتؒ کے دیگر مجازین اَور متوسلین کی کافی تعداد موجود تھی۔

اللہ پاک اِس خانقاہ کو تا اَبد قائم رکھے اَور تشنگانِ معرفت خداوندی اِس چشمہ صافی سے اپنے قلوب کو سیراب کرتے رہیں، آمین۔

اِین دُعاء اَز من و از جملہ جہان آمین باد

محمد عابد ۲/۶/۱۴۳۱ھ

## مصادر و مراجع :

(۱) تاریخ دارالعلوم دیوبند، ج:۲، سید محبوب رِضویؒ، ص:۴۶۴، ناشر: ادارہ اہتمام دارالعلوم دیوبند (ہندوستان) سالِ اشاعت: ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

(۲) تاریخ وتذکرہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسٰی زئی شریف، نذیر رانجھا ص:۷۰۴، ناشر: جمعیۃ پبلی کیشنز لاہور، سالِ اشاعت: جنوری ۲۰۰۵ء۔

(۳) تاریخ وتذکرہ خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ، نذیر رانجھا ص:۵۶۰، ناشر: جمعیۃ پبلی کیشنز لاہور، سالِ اشاعت: جون ۲۰۰۳ء۔

(۴) جشن نامہ یونیورسٹی اَوری اَینٹل کالج ج:۱، ڈاکٹر عبادت بریلوی، ص:۵۱۲+۳۰، ناشر: پنجاب یونیورسٹی لاہور، سالِ اشاعت: دسمبر ۱۹۷۲ء۔

(۵) چودھویں صدی کے علمائے برصغیر (ترجمہ نزہۃ الخواطر ج:۸) مترجم: مولانا انوار الحق قاسمی، ص:۶۵۶، ناشر: دارالاشاعت کراچی، سالِ اشاعت ۲۰۰۴ء۔

(۶) شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا سید فرید الوحیدیؒ، ص:۸۵۶، ناشر: مکتبہ محمودیہ لاہور، سالِ اشاعت: ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء۔

(۷) ماہنامہ بینات کراچی، جنوری، فروری ۱۹۷۸ء۔

(۸) ماہنامہ حق چاریارؓ لاہور ج:۱۸، ش:۳-۴۔


## اِنتقالِ پر ملال

گزشتہ ماہ جڑانوالہ میں جامعہ مدنیہ جدید کے خیرخواہ محترم شیخ شمس الدین صاحب طویل علالت کے بعد وفات پا گئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بہت نیک دل اِنسان تھے، اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے اَور ان کے اہلِ خانہ اَور برادران کو صبر جمیل نصیب ہو۔ جامعہ مدنیہ جدید اَور خانقاہِ حامدیہ میں اَیصالِ ثواب کرایا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین۔

# دینی مسائل

## ﴿ قَسم کھانے کا بیان ﴾

قَسم تین طرح پر ہوتی ہے :

(1) غموس قَسم : زمانۂ ماضی یا زمانۂ حال میں کسی کام کے اَثبات یا کسی کام کے نفی پر جانتے بوجھتے جھوٹی قسم کھانا مثلاً کسی نے نماز نہیں پڑھی اَور جب کسی نے پوچھا تو کہہ دیا خدا کی قسم میں نماز پڑھ چکا یا کسی سے گلاس ٹوٹ گیا اَور جب پوچھا گیا تو کہہ دیا خدا کی قسم میں نے نہیں توڑا۔

حکم : اِس کا گناہ بہت زیادہ ہے اَور اِس کا کفارہ کچھ نہیں۔ بس خوب توبہ و اِستغفار کر کے اپنا گناہ معاف کرائے اِس کے علاوہ اَور کچھ نہیں ہوسکتا۔

(2) لغو قَسم : زمانۂ ماضی یا زمانۂ حال کے کسی کام کے اَثبات یا نفی پر قسم کھانا یہ خیال کرتے ہوئے کہ جیسے وہ کہہ رہا ہے کام اِسی طرح ہوا تھا حالانکہ فی الواقع کام اِس طرح نہیں ہوا تھا گویا غلط فہمی میں جھوٹی قسم کھالی جیسے کسی نے کہا خدا کی قسم اَبھی فلاں آدمی نہیں آیا اَور اپنے دِل میں یقین کے ساتھ یہی سمجھتا ہے کہ سچی قسم کھا رہا ہے پھر معلوم ہوا کہ اُس وقت آچکا تھا یا جیسے دُور سے ایک آدمی کو دیکھا اَور سمجھا کہ وہ زید ہے اَور کسی کے سامنے کہا خدا کی قسم میں نے زید کو دیکھا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ زید نہیں خالد تھا۔

حکم : اِس قَسم میں نہ گناہ ہے نہ کفارہ ہے۔

(3) منعقد قَسم : زمانہ مستقبل میں کسی کام کو کرنے نہ کرنے یا اُس کے ہونے یا نہ ہونے پر قسم کھائی جیسے کوئی کہے خدا کی قسم آج میں تمہاری رَقم اَدا کر دُوں گا یا کہا خدا کی قسم آج بارش ہوگی پھر اَگر رقم اَدا نہ کی یا بارش نہ برسی تو قسم ٹوٹ گئی۔

حکم : جس کام پر قسم کھائی گئی ہے اُس کی حیثیت کے مطابق ہوگا۔

(i) وہ کام کرنا واجب ہو یا وہ کام چھوڑنا واجب ہو مثلاً قسم کھائی کہ آج ظہر کی نماز پڑھوں گا یا آج شراب نہ پیوں گا تو قسم کو پورا کرنا واجب ہے۔

(ii) وہ کام کرنا گناہ ہو یا وہ کام چھوڑنا گناہ ہو مثلاً قسم کھائی کہ فلاں شخص کو (ناحق) قتل کروں گا یا

کبھی والدین سے بات نہ کروں گا تو قسم کو توڑنا واجب ہے۔

(iii) وہ کام کرنا یا وہ کام چھوڑنا اَولیٰ ہو مثلاً قسم کھائی کہ میں آج چاشت کی نماز پڑھوں گا یا آج کچا لہسن نہیں کھاؤں گا تو قسم کو پورا کرنا واجب ہے۔

(iv) وہ کام ایسا ہے کہ اِس کا مقابل کام اَولیٰ ہے مثلاً قسم کھائی کہ ایک یا دو ماہ تک بیوی سے صحبت نہ کروں گا تو قسم کو توڑنا اَولیٰ ہے۔

(v) وہ کام کرنا نہ کرنا یکساں ہے مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی نہ کھاؤں گا تو قسم کو پورا کرنا واجب ہے۔

وہ تمام صورتیں جن میں قسم توڑنا واجب ہے یا اَولیٰ ہے قسم توڑنے پر بہرحال کفارہ دینا ہوگا۔

## قَسم کے تعدد کا ضابطہ :

(1) قسم کھانیوالے نے اگر اللہ تعالیٰ کے دو نام ذِکر کیے اَور دُوسرا نام پہلے کی صفت بن سکتا ہے :

(i) درمیان میں عطف نہ ہو مثلاً کہا اللہ رحمٰن کی قسم یا اللہ رحیم کی قسم تو یہ ایک قسم ہوئی۔

(ii) اگر درمیان میں عطف ہو مثلاً اللہ اَور رحمٰن کی قسم تو یہ دو قسمیں ہوئیں۔

(2) دُوسرا نام پہلے کی صفت نہ بن سکتا ہو :

(i) درمیان میں عطف نہ ہو مثلاً اَللّٰھُمَّ اللّٰہُ کی قسم تو یہ ایک قسم ہوئی۔ ہاں اگر دو کی نیت کی ہو تو دو ہوئیں۔

(ii) درمیان میں عطف ہو مثلاً اَللّٰھُمَّ اَور اَللّٰہُ کی قسم تو یہ دو قسمیں ہوئیں۔

مسئلہ : کسی نے کئی دفعہ قسم کھائی جیسے ایک دفعہ کہا خدا کی قسم فلاں کام نہ کروں گا۔ اِس کے بعد اُسی مجلس میں یا کسی اَور موقع پر پھر کہا خدا کی قسم فلاں کام نہ کروں گا تو یہ دو قسمیں ہوئیں۔

مسئلہ : کسی نے یوں کہا خدا کی قسم، اللہ کی قسم، کلام اللہ کی قسم فلاں کام ضرور کروں گا تو یہ تین قسمیں ہوئیں۔

مسئلہ : دو تین کاموں کا نام لے کر اُن کے نہ کرنے کی قسم کھائی تو اَگر صرف نفی کو مکرر ذِکر کیا اِس طرح سے کہ نہ میں فلاں کام کروں گا نہ فلاں کام تو یہ دو قسمیں ہوں گی۔ اَور اگر حرفِ نفی کو مکرر ذِکر نہیں کیا اَور اِس طرح سے کہا کہ میں فلاں فلاں کام نہ کروں گا تو ایک قسم ہوگی۔ پھر اگر اُن میں سے ایک کام بھی کرلیا تو

قسم ٹوٹ جائے گی اَور دُوسرا کام کرنے سے دوبارہ نہ ٹوٹے گی کیونکہ اِس صورت میں دو کاموں کے مجموعہ کو بے کیے چھوڑنے کی قسم کھائی اَور اُن میں سے ایک کام کیا تو مجموعہ بے کیے نہ چھوٹا لہٰذا قسم ٹوٹ گئی اَور کفارہ واجب ہوا اَور آگے مزید قسم باقی نہ رہی۔

## قَسم کے کفارے کا بیان :

مسئلہ : اگر کسی نے قسم توڑ ڈالی تو اِس کا کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو دو وقت کا کھانا کھلا دے یا کچا اَناج دے دے اَور ہر فقیر کو آدھی چھٹانک اَور پونے دو سیر گیہوں دینا چاہیے بلکہ اَحیاطاً پورے دو سیر دیدے اَور اَگر جَو دے تو اِس کے دُوگنے دے۔

فقیر کو کھانا کھلانے کے باقی مسائل وہی ہیں جو روزے کے کفارے کے ہیں۔ یا دس فقیروں کو کپڑا پہنا دے۔ ہر فقیر کو اِتنا بڑا کپڑا دے جس سے بدن کا زیادہ حصہ ڈھک جائے جیسے چادر یا بڑا لمبا کرتہ دے دیا تو کفارہ اَدا ہو گیا لیکن وہ کپڑا بہت پرانا نہ ہونا چاہیے وہ درمیانے درجے کا اَور تین مہینے سے زیادہ پہنے جانے کے قابل ہو۔ لہٰذا وہ کپڑا جو اِتنا پرانا یا اِتنا باریک ہو کہ تین مہینے سے زائد پہنا نہ جا سکے وہ جائز نہیں۔ اِسی طرح اگر ہر فقیر کو فقط ایک ایک لُنگی یا فقط ایک ایک شلوار دے دی تو کفارہ اَدا نہیں ہوا البتہ اگر اِس کے ساتھ کُرتہ بھی ہو تو کفارہ اَدا ہو گیا۔

اِن دونوں باتوں میں اِختیار ہے چاہے کپڑا پہنائے اَور چاہے کھانا کھلائے۔ اَور یہ حکم اُس وقت ہے جب مرد کو کپڑا پہنائے۔ اَور اگر کسی غریب عورت کو کپڑا پہنائے تو اِتنا بڑا ہونا چاہیے کہ سارا بدن ڈھک جائے مثلاً پیروں تک لمبا کرتہ اَور ایک سر کی اَوڑھنی ہو جو سر اَور کانوں کو ڈھانپ لے۔ اگر اِتنی بڑی اَوڑھنی دیدے جو گردن کو بھی ڈھانپ لے تا کہ اِس سے نماز بھی پڑھی جا سکے تو یہ اَور اچھا ہے۔

مسئلہ : اگر کوئی ایسا غریب ہو کہ نہ تو کھانا کھلا سکتا ہے اَور نہ کپڑا پہنا سکتا ہے تو لگا تار تین روزے رکھے۔ اگر الگ الگ کر کے تین روزے پورے کیے تو کفارہ اَدا نہیں ہوا، تینوں لگا تار رکھے۔ اگر دو روزے رکھنے کے بعد بیچ میں کسی عذر سے خواہ وہ حیض ہی ہو ایک روزہ چھوڑا تو اَب پھر سے تینوں روزے رکھے۔

مسئلہ : قسم توڑنے سے پہلے ہی کفارہ اَدا کر دیا اُس کے بعد قسم توڑی تو کفارہ صحیح نہیں ہوا۔ اَب قسم توڑنے کے بعد پھر سے کفارہ دینا چاہیے اَور جو کچھ فقیروں کو دے چکا ہے اُس کو واپس لینا درست نہیں۔

مسئلہ : کسی کے ذمہ قسموں کے بہت کفارے جمع ہوگئے تو ہر ایک کا جدا کفارہ دینا چاہیے، زندگی میں نہ دے تو مرتے وقت وصیت کر جانا واجب ہے۔

مسئلہ : کفارہ میں اُن ہی مساکین کو کپڑا یا کھانا دینا درست ہے جن کو زکوۃ دینا درست ہے۔

# اَخبارالجامعہ

﴿ جامعہ مدنیہ جدید محمد آباد رائیونڈ روڈ لاہور ﴾

**حضرت مہتمم صاحب کے اَسفار :** (بقلم اِنعام اللہ، متعلم جامعہ مدنیہ جدید)

۶ ر مئی کو شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہٗ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کے جنازہ میں شرکت کی غرض سے بعد نمازِ فجر رائیونڈ سے روانہ ہوئے دو پہر تین بجے نمازِ جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی، بعد اَزاں کندیاں شریف سے ڈیرہ اسماعیل خان کے لیے روانہ ہوئے۔ مولانا سیّد مسعود میاں صاحب بھی کندیاں سے ہمراہ ہوگئے، رات آٹھ بجے ڈیرہ پہنچ کر یحیٰی طارق صاحب کے گھر تشریف لے گئے قبل اَزین حضرت مولانا سیّد رشید میاں صاحب مدظلہم ڈیرہ پہنچ چکے تھے جہاں یحیٰی طارق صاحب کے دوست حافظ ڈاکٹر عنصر صاحب حضرت صاحب سے ملاقات کے لیے تشریف لائے ہوئے تھے اَور کھانے میں شریک ہوئے۔ تھوڑی دیر میں فاضل جامعہ مدنیہ جدید مولانا کاشف صاحب کے بھائی شریف چوہان صاحب بھی حضرت صاحب کی آمد کی خبر سن کر تشریف لائے۔

شریف چوہان صاحب کے اصرار پر حضرت صاحب نے چندمنٹ کے لیے اُن کے ہاں جانے کے لیے اَگلے روز کا وعدہ کیا۔ کھانے کے بعد الحاج خواجہ زاہد صاحب مرحوم کی تعزیت کے لیے اُنکے صاحبزادگان کی رہائشگاہ جا کر اُن کی تعزیت کی۔

رات کا قیام حاجی غلام مصطفیٰ صاحب کے گھر میں ہوا، اَگلے روز ناشتہ کے بعد شریف چوہان صاحب کے گھر چند منٹ کے لیے تشریف لے گئے، بعد اَزاں ختمِ نبوت کے اَمیر ریاض الحسن صاحب گنگھر سے ملاقات کے لیے اُن کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے جہاں اُن کی مزاج پرسی کی۔ پھر حاجی غلام مصطفیٰ صاحب کے بڑے بھائی حاجی غلام مجتبیٰ صاحب مرحوم کی تعزیت کے لیے اُن کے گھر گیلانی ٹاؤن تشریف لے گئے جہاں آپ نے اُن کے دونوں بیٹوں اَحسن ندیم صاحب اَور احمد اَحسن آصف صاحب سے تعزیت کی۔

بعد اَزاں جامعہ مدنیہ جدید کے مدرس مولانا اسماعیل صاحب کی خواہش پر مختصر وقت کے لیے اُن

کے گھر تشریف لے گئے چونکہ حضرت صاحب کا سول ہسپتال والی مسجد میں نمازِ جمعہ پڑھانا طے ہوا تھا اِس لیے بجائے اپنی قیام گاہ کے سیدھے مسجد میں تشریف لے گئے۔ مسجد کے خطیب قاری محمد رفیق صاحب نے حضرت کو خوش آمدید کہا۔ نمازِ جمعہ پڑھانے کے بعد حاجی غلام مصطفیٰ صاحب کے گھر تشریف لے گئے جہاں آپ نے اَور دُوسرے حضرات نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ بعد اَزاں حاجی غلام مصطفیٰ صاحب اَور دُوسرے متعلقین سے اِجازت لے کر رائیونڈ کے لیے روانہ ہوئے، رات ساڑھے تین بجے بخیریت گھر پہنچ گئے، والحمدللہ۔

۱۸رمئی کو شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہٗ حافظ مجیب الرحمٰن صاحب کی دعوت پر تحفظِ ختمِ نبوت کے جلسہ میں شرکت کے لیے گاؤں ''مُدکے'' تشریف لے گئے جہاں آپ نے حضورِ اکرم ﷺ کے اِرشادِ مبارک کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ پر تفصیلی بیان فرمایا۔

۱۹رمئی بعد نمازِ مغرب حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب دامت برکاتہم فاضل جامعہ مدنیہ مولانا مختار صاحب کی دعوت پر درسِ حدیث کے لیے نمرہ مسجد تشریف لے گئے جہاں آپ نے توبہ و اِستغفار کے موضوع پر بیان کرتے ہوئے صحابہ کرامؓ کی تعظیم اَور اِستغفار کی اہمیت پر زور دیا۔

## دُعائے صحت کی اپیل

جامعہ مدنیہ جدید کے اُستاذ الحدیث حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدظلہم کو گزشتہ ماہ رات کے دو بجے کاہنہ کے علاقہ میں ڈاکوؤں نے روک کر زدوکوب کیا جس سے مولانا کے سر پر چوٹ آئی اللہ تعالیٰ نے مولانا اَور اُن کے ساتھی مولوی عزیز اللہ صاحب کی جانیں بچالیں، مولانا گھر پر تا حال زیرِ علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو شفاء کاملہ اَور عاجلہ عطاء فرمائے اَور آئندہ تمام اَساتذہ کرام اور طلباء کو اپنے حفظ و امان میں رکھ کر ہر قسم کے شرور و فتن سے محفوظ فرمائے، آمین۔ قارئین سے دُعائے صحت کی درخواست ہے۔

# جامعہ مدنیہ جدید و مسجد حامدؒ

## کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجیے

بانیٔ جامعہ حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ نے جامعہ مدنیہ کی وسیع پیمانے پر ترقی کے لیے محمد آباد موضع پاجیاں (رائیونڈ روڈ لاہور نزد چوک تبلیغی جلسہ گاہ) پر برلبِ سڑک جامعہ اور خانقاہ کے لیے تقریباً چوبیس ایکڑ رقبہ ۱۹۸۱ء میں خرید کیا تھا۔ جہاں الحمد للہ تعلیم اور تعمیر دونوں کام بڑے پیمانہ پر جاری ہیں۔ جامعہ اور مسجد کی تکمیل محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی طرف سے توفیق عطاء کیے گئے اہلِ خیر حضرات کی دُعاؤں اور تعاون سے ہوگی۔ اِس مبارک کام میں آپ خود بھی خرچ کیجیے اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی ترغیب دیجیے۔ ایک اندازے کے مطابق مسجد میں ایک نمازی کی جگہ پر دس ہزار روپے لاگت آئے گی، حسبِ استطاعت زیادہ سے زیادہ نمازیوں کی جگہ بنوا کر صدقۂ جاریہ کا سامان فرمائیں۔

منجانب

سیّد محمود میاں مہتمم جامعہ مدنیہ جدید و اَراکین اور خدام خانقاہِ حامدیہ

خطوط، عطیات اور چیک بھیجنے کے پتے

1۔ سیّد محمود میاں ''جامعہ مدنیہ جدید'' محمد آباد 19 کلومیٹر رائیونڈ روڈ لاہور

فون نمبر : 35330310 - 42 - 92+ - 35330311 - 42 - 92+

2۔ سیّد محمود میاں ''بیت الحمد'' نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور

فون نمبر : 37726702 - 42 - 92+ فیکس نمبر 37703662 - 42 - 92+

موبائل نمبر 4249301 - 333 - 92+ V فون نمبر : 36152120 - 42 - 92+

جامعہ مدنیہ جدید کا اکاؤنٹ نمبر 0-7915 مسلم کمرشل بینک کریم پارک برانچ (0954) لاہور (آن لائن)

مسجد حامد کا اکاؤنٹ نمبر 1-1046 مسلم کمرشل بینک کریم پارک برانچ (0954) لاہور (آن لائن)